جلد ششم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہہ نمبر پولیٹیکل بشارات۔ مسلمان ایڈیٹرون کے خیالات علماء اسلام کے مناظرات۔ عام اہل اسلام کے حالات اور متعدد اخبارون (مشیر قیصر مظہر العجائب اکمل الاخبار نور الانوار طوطی ہند کشف الاخبار کوہ نور وغیرہ) کے بعض مضامین کے جواب پر مشتمل ہین۔ لہذا یہ گورنمنٹ ایڈیٹرز۔ علماء و عام اہل اسلام سبھی کی توجہ کے لائق ہین ◆ ◆

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

نمبر ہشتم و نہم جلد ششم

چہارم

جلد ششم

معہ

ضمیمہ متضمن مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت ماہ شوال و ذیقعدہ ۱۳۰۰ھ مطابق اگست ستمبر ۱۸۸۳ء عیسوی

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ و ضمیمہ

درجات و مراتب قیمت		تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ	
درجہ	مرتبہ		بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
(۱)	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	للعہ	سے
(۲)	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ علاوہ اغنیاء و اکابر و سیٹھ ساہوکار	عہ	ے
(۳)	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	ے/	عہ/
(۴)	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھین در رسالہ دہندگی داخل کرین	ے/	۱۲/
(۵)	اللٰہی قیمت	بےوسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھین مگر علیت رکھین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعاء خیر

(۲) یہ رسالہ اور ضمیمہ دونو ماہواری ہین (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہین ہوتا (۴) خط و کتابت و ارسال تا اطلاع ثانی مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہئے (۵) ارسال زر بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈی کسی سبیل سے ہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہ ہوگا ◆ **ابوسعید محمد حسین لاہوری مہتمم اشاعۃ السنۃ لودہانہ**

مطبع چشمہ نور امرتسر مین چھپا

اطلاع

خاکسار مہتمم اگوبند سے مرخص ہو کر چند روز کے لئے قیام لودہانہ کا ارادہ رکھتا ہے خریداران اشاعۃ السنۃ و دیگر احباب تا اطلاع ثانی اسی نشان (لودہانہ) سے خط و کتابت کرین ◆

ھد

نو

کو سفر

ہی دو

کی ذمہت

خط نہ بد رلیجا

اب رسالہ شایع ہوا تو ان حضرات کو دوبارہ یاد دلایا گیا ہے اس پر بھی انکو اثر نہ ہو تو وہی نسخہ عمل مین لایا جائیگا جو نمبر ہفتم مین عرض ہوا۔ مسلمانون کی خود غرضی معاملگی و بیدردی قومی و حمیت اسلامی لائق تعریف ہے ◆

◆ ◆

مسلمانون کی افسوسناک حالات

لایق توجہ و ترحم ترقی خواہان قوم

ہم حسبۃً للہ و نصیحۃً لخلق اللہ اپنی درماندہ اور متنزل قوم کے بعض حالات (جو اسکے تنزل اور درماندگی کے آثار و علامات ہیں) اِس غرض سے کہ اب بہی ہمارے وہ بہائی اپنا آپ سنبہالین یا اور بہی خواہان و ترقی جویان قوم اُنکی دستگیری کرین نہایت افسوس و تپاک کے ساتھ قید قلم مین لاتے ہین — جو اس بیان کو مسلمانون کی توہین سمجہین یا اسے محض چہیڑ چہاڑ خیال کرین وہ ازراہ کرم پہلے ایک دفعہ جلد ششم اشاعۃ السنہ نمبر ۱ (ص ۹) و نمبر ۵ ص ۱۲۶ و ص ۱۳۵ و نمبر ۷ (صفحہ ۱۹۰) وغیرہ دیکہہ لین اور نوٹ مندرجہ حاشیہ صفحہ (۲۲۳) کو بہی ملاحظہ کرین پہر جو مناسب سمجہین تجویز کرین ان مقامات کے ملاحظہ سے پہلے ہمارے دل و زبان و بیان پر کچہہ حکم نہ لگا دین - ایسا نہ ہو کہ وہ اِس حکم و تجویز مین خود نقصان اُٹہاوین یا اَور مسلمانون کو ضرر پہنچا دین — اِن حالات کی چند نمبر ہم اِس مقام مین وارد کرتے ہین باقی آیندہ وقتاً فوقتاً بیان کرتے رہین گے لعل قومی یتفکرون ٭

نمبر ۱

مسلمانونکی مناظرات و مذہبی تالیفات

جس طرز و انداز پر آج کل بعض مسلمانون کے مناظرات و مذہبی تالیفات ہو رہی ہین اگر وہ چندے اسی طرز پر رہے تو (خدانخواستہ باشد) اسلام و مسلمانون کا کام تمام ہو گا روز بروز مسلمانون مین شقاق و نفاق بڑہتا جائیگا - ترقی اسلام و اتفاق قومی کا (جسکے ہواخواہان قوم جویان ہین) کہین سراغ نظر نہ آئیگا - مسلمانون کا زر ترقی باہمی خانہ جنگی مین صرف ہو کر تمام ہو گا - مذاہب غیر کو بے روک ٹوک عروج ہو گا پہر مسلمانون کو سر پٹکنے اور ہاتہہ پانون مارنے سے بہی ترقی کا (مذہبی ہو خواہ دنیاوی) مونہہ دکہائی نہ دیگا

اقوام و مذاہب غیر سے ہمسری و مقابلہ کا حوصلہ نہ رہیگا ۞

آجکل جدہر دیکہو اور جہان جاؤ یہی پاؤ گے کہ مسلمان باہم لڑ رہے ہین ایک دوسرے کی مذہب کی عیب شماری کر رہے ہین ایک دوسرے کے عیوب مذہب کو بذریعہ تحریرات † رسائل و اخبارات شہرۂ آفاق کرتے ہین۔ جس سے مسلمانون کے سبہی مذاہب اقوام غیر کی نظرون مین تمام جہان کے مذاہب سے ردی و بدتر معلوم ہوتے ہین۔

---

† **نوٹ** اگر کوئی سوال کرے کہ تم بہی تو انہی مین داخل ہوئے جبکہ اس رسالہ مین کسی مسلمان فرقہ یا شخص کے عیب بیان کرنے لگے۔ تو اس کا جواب یہہ ہے گو بظاہر ہمارا ان کا فعل باہم مشابہ ہے۔ مگر اسمین اوسمین بوجوہ ذیل فرق ہے۔ **اول** ان کا مقابلہ اپنے مخالف گروہ سے ہے ہمارا مقابلہ کسی مخالف گروہ سے نہین ہے **دوم** ان کا مقصود و ادعا فصل ہے ہمارا مدعا وصل۔ وہ اپنے گروہ مخالف سے مخالفت کو بڑہانا اور انکو تہ تیغ کرکے انپر فتح پانا چاہتے ہین ہم سب گروہون کی مخالفت کو گہٹانا اور سب کو باہم ملانا چاہتے ہین **سوم** ان کا فعل ان دو دشمنون کی مانند ہے جو ایک دوسرے کے مقابلہ مین لشکر کشی و شمشیر زنی کرین۔ ہمارا فعل اس گروہ مصالحہ جو کی مانند ہے جو اپنے زور شمشیر سے دونون کو جنگ سے ہٹا دے۔ اور جو لڑائی سے باز نہ آوے اسپر تلوار چلا دے جسکی اس آیت مین ہدایت ہی۔ کہ اگر مسلمانون کے دو گروہ آپسمین لڑین تو انکی باہم صلح کراو۔ پہر بہی اگر ایک گروہ دوسرے پر تعدی کرے تو اس سے تم خود لڑو یہانتک کہ وہ خدا کی حکم (مصالحہ کیطرف رجوع کرے

> وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا
> فاصلحوا بینھما فان بغت احدھما
> على الاخرى فقاتلوا التی تبغی حتى تفئ
> الى امر الله۔ الحجرات ع ۱۔

باانہمہ وجوہ فارقہ پہر بہی ہمارے فعل کو کوئی عیب جوئی و باہمی بدگوئی قرار دے تو یہہ اسکی خوش فہمی اور مسلمانون کی خوش قسمتی ہے کہ انمین حسن ظنی و اسباب صلح کلی کو راہ نہین ملتی اس تقدیر خدا کو کون بدلے؟

تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ ہمارے (علاتی)[+] بہائی حنفیون نے ہمارے (عینی)[※] بہائی اہلحدیث پر چند الزام[††] قایم کیئے اور وہ بذریعہ اخبارات[※] واشتہارات اور ایک خط جعلی اور ایک چو ورقہ رسالہ گلابی (موسومہ بجامع الشواہد فی اخراج الوہبین عن المساجد) تمام دنیا مین مشتہر کیئے۔ چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ و ۶ جلد ۶ مین ازانجملہ چند الزامات منقول ہوچکے ہین

اسکے جواب مین اہلحدیث کیطرف سے اب چار جنگی رسالہ تیار ہوکر عالم مین منتشر و مشتہر ہورہے ہین اور پانچوین رسالہ کی تیاری ہورہی ہے

اول رسالہ کا نام **کاشف المکائد فی رد من منع عن المساجد** ہے جو دہلی مطبع انصاری مین چہپکر شائع ہوا ہے اسکا ماحصل یہہ ہے کہ جو باتین تمنے ہمارے ذمہ لگائی ہین وہ تمہاری ہی مذہب مین پائی جاتی ہین۔ اسمقام مین ازانجملہ چند باتین اس رسالہ سے منقول ہوتی ہین

(۱) خدا کا جہوٹ بولنا اور وعید مین خلاف ورزی کرسکنا تمہاری ہی مذہب کی کتاب **شرح عقائد** مین بصفحہ ۳۷ موجود ہے۔

(۲) انبیاء علیہم السلام سے خطا و زلات کا سرزد ہونا تمہاری ہی **مرقاۃ** ملا علی قاری اور **شرح فتوح الغیب** شیخ عبدالحق و مباحثہ مولوی **محمد قاسم** مرحوم واقع شاہجہانپور

[+] علاتی و عینی کی وجہ تسمیہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر (۱۱) جلد (۱) مین بیان ہوچکی ہین

[※] جیسے اخبار نور الانوار کانپور و اخبار شیر قیصر لکہنؤ و اشتہارات مطبوعہ مطبع حسینی بمبئی جنمین صاف بیان کیا گیا ہے کہ اہلحدیث کی نزدیک (معاذ اللہ) منی اور رطوبت اندام نہانی عورت پاک ہے خواہ اسے شکر مین ملاکر کہا دین اور سور کی چربی اور خون اور اسکے بال اور کہال اور اسکا گوہ موت پاک ہے۔ خواہ انکو کوئی کہا دے یا پیوے یا اسکی کہال کا مصلے یا ڈول بنا دے

[††] وہ الزامات یہی اور اسی قسم کے ہین جو مؤلف رسالہ کاشف المکائد نے بالمقابلہ حنفیون پر جمائے ہین دیکہو مسلمانونکی تہذیب یہی ہے جو اس قابل ہے کہ مسلمان ملکر اسپر رو دین رونا نہ آوے

کے صفحہ ۴۱ و ۴۸ و ۳۹ مین اور اکثر کتب اصول مذہب حنفی نور الانوار حسامی وغیرہ مین پایا جاتا ہے ؛

(۳) الف ولام خاتم النبیین کو عہد خارجی ٹہرانے سے اگر انکار ختم رسالت نکلتا ہے تو اس جرم کے مرتکب تمہارے ہی مولوی **عبد الحیّ** صاحب لکھنوی ہین جنہون نے رسالہ **دافع الوسواس** عن اثر ابن عباس مین اس الف ولام کو عہد خارجی کے لئے ٹہرایا ہے ؛

(۴) خبر واحد کا مثبت اعتقاد ہونا جس سے تمنے انکار معجزات نکالا ہے تمہاری ہی شرح **مسلّم الثبوت** تالیف مولوی عبد العلی لکھنوی مین موجود ہے بلکہ تمہارے مولوی ٹونکی نے تو حاشیہ شرح نخبہ مین اسکے مثبت وجوب عمل ہونے سے بھی انکار کیا ہے ؛

(۵) اجماع بلا سند کا لایق اعتبار نہ ہونا تمہاری ہی کتب اصول (**تلویح مسلم الثبوت تحریر** ابن الہمام و **شرح** تحریر عبد العلی) مین زور وشور سے بیان کیا گیا ہے۔

(۶) نجاست افتادہ پانی کو (بشرطیکہ برتنے والے کی رائے مین نجاست کا اثر دوسری جانب نہ پہنچا ہو) پاک کہنا تمہاری ہی امام کا مذہب ہے جو **درمختار** مصری بصفحہ ۴۲ منقول ہے **علاوہ** بران تمہارے مذہب مین گائی بہنس کے پیشاب کو پاک کہا ہے اور ہدایہ مطبوعہ مطبع مصطفائی اور اسکے حاشیہ مین بصفحہ ۲۶ لکہا ہے کہ اگر تہوڑا سا پیشاب پانی مین ملجائے تو اس سے وضو کرنا جایز ہے اور تمہارے مذہب مین پیشاب کے ساتہ مردار کے چمڑے پر قرآن لکہنا جایز ہے (دیکہو فتاوی قاضیخان مطبوعہ نول کشور صفحہ ۳۶۴

تو انا للہ وانا الیہ راجعون ہی پڑہین - ہمکو ان الزامات کی نفی یا اثبات سے کچھ بحث نہین اور نہ ہم کسی جانب کے حامی یا طرفدار ہین صرف اتنا بتانا چاہتے ہین کہ مسلمان آپسین اس قسم کی بحث کر رہے ہین جس سے بحث و مقصود ہم بعد اختتام نقل الزامات ظاہر کرینگے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور **فتاوی سراجیہ** مطبوعہ نولکشور جلد ۳ صفحہ ۱۴ اور فتاوی **عالمگیرے** مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۳۴۴ وغیرہ ÷

(۷) - شیر خوار لڑکے کو اور انسان کے بول کیطرح ناپاک نہ ٹھہرانا — صرف اسپر پانی چھڑک دینا تمہارے ہی امام کا مذہب ہی جو **مُسند امام ابیحنیفہ** کے صفحہ ۱۰۳ امین منقول ہے ÷

علاوہ بران تمہاری **درمختار** مین بصفحہ ۳۶ لکہا ہی کہ اگر انگلی کو نجاست لگجاوے تو وہ چوس لینے سے پاک ہو جاتی ہے جسمین صاف اجازت ہی کہ گوہ موت والی اُنگلی کو مونہہ مین ڈالکر چوس لیا کرین اور اسی مین بصفحہ ۳۷ لکہا ہی کہ عورت کی اندام نہانی کی رطوبت پاک ہی جس سے تمہارے اصول پر نکلتا ہی کہ اسمین شکر ملا کر چاٹ لیا کرین

(۸) بلا انزال دخول سے غسل واجب نہ ہونا تمہاری ہی **درمختار** کے صفحہ ۱۹ امین بیان کیا گیا ہے جہان کہا ہے کہ اگر کوئی صغیرہ یا بہیمہ سے حفت ہو تو بلا انزال غسل واجب نہین ہوتا صرف عضو تناسل کا دہونا واجب ہی ÷

(۹) وضو مین بجائے پاؤن دہونیکے مسح جایز کہنا تمہارے ہی خرچ† بہائیون کا کام ہے ہم تو اِس مسئلہ کے قائل کو ضال و مضل جانتے ہین ÷

(۱۰) مال تجارت مین اگر وہ یتیم کا مال ہو زکوۃ کو واجب نہ کہنا تمہارا ہی مذہب ہی - ہمارے معتمد مولانا سید محمد **نذیر حسین** صاحب نے تو ایک فتوی مطبوعہ مطبع حنفی دہلی واقعہ ۱۹ اشعبان سنہ ۹۸ ہجری مین صاف فرمایا ہی کہ مال تجارت پر زکوۃ واجب ہے -

(۱۱) خنزیر کو پاک کہنا تمہارے ہی **طحطاوی** حاشیہ درمختار کے باب المیاہ و کتاب الصید مین بیان ہوا اور تمہاری **مُغنیہ** مین لکہا ہی کہ خنزیر کا چمڑہ دباغت سے پاک ہوجاتا ہے

---

† دوسرے و تیسرے رسالہ کے مولفون نے اسکا نام و نشان بھی بتایا ہی جو صفحہ ۱۴۴ مین آویگا -

اور تمہاری درمختار کی کتاب الحظر والاباحۃ مین لکہا ہے کہ سورنی کا دودہ بکری کے بچہ کو پلایا جاوے تو وہ حلال ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دودہ پاک ہے ۞

ہمارے **علماء** (مولینا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب وغیرہم نے توصاف فتوےٰ دیا ہے کہ اگر کسی چیز مین خنزیر کی چربی ملجاوے تو وہ چیز حرام ہے (دیکھو فتوے مطبوعہ مطبع حنفی جسکا ذکر اوپر ہوا) ۔

اسی قسم کے الزامات اس رسالہ مین اور بہی ہین جنکی تفصیل مین تطویل ہے ۔

دوسرے رسالہ کا نام **عمارۃ المساجد بہدم اساس جامع الشواہد** ہے جو بنارس مطبع گلزار بنارس مین چہپکر شایع ہوا ہے ۔ اسکا ماحصل بھی رسالہ کشف المکائد کا ماحصل ہے ۞

علاوہ بران اسی مین الزام **نمبر ۳** مین مولوی **محمد قاسم** مرحوم کو بہی شامل کر لیا اور کہا ہے کہ اونہون نے بہی رسالہ **تحذیر الناس** مین الف ولام کو عہد خارجی قرار دیا ہے ۔

اور الزام نمبر **۸** کی تائید مین کہا ہے کہ تمہاری ہے **بحر الرائق** اور **فتاوی برہنہ** مین لکہا ہے کہ عضو تناسل پر لف حریر یعنی باریک کپڑا لپیٹ کر جماع کرنے سے بدون انزال غسل واجب نہین ہوتا اور اپنی کتاب ہدایت القلوب القاسیہ مین اس مسئلہ عدم وجوب غسل بدون انزال کے پائے جانیسے سخت انکار کیا ہے ۞

اور الزام نمبر **۹** کی تائید مین صاف ظاہر کیا ہے کہ وضوء مین پاؤن پر مسح تجویز کنندہ فتاوی ابراہیمی کا مؤلف تمہارا ہے حنفی بہائی مولوی ابراہیم ہے جو آجکل ضلع اعظم گدہ مین اہلحدیث پر لے دے کر رہا ہے ۔

اور الزام نمبر **۱۱** کی تائید مین لکہا ہے کہ تمہاری ہی کتاب **غایۃ الاوطار** و فتح المعین مین پنیر شام کا (جسکا خنزیر کی چربی سے تیار ہونا مشہور تہا) استعمال ہونا بیان کیا گیا ہے

اور تمہارے ہی ایک بہائی حنفی نے اُسکو شایع کیا ہے۔ اِس **الزام** کے ضمن مین مولف رسالہ نے تمام کتب مذہب حنفی کی بے اعتباری بیان کی ہے اور اِس مذہب کے ایمہ امام ابو حنیفہ وامام محمد رضی اللہ عنہما وغیرہ پر سخت جرح وطعن کیا ہے جسکی نقل وبیان سے ہماری قلم عاجز ہے اِس جرح وطعن کے ثواب کا کامل حصہ ہمارے خیال مین اُن خیرخواہان مذہب حنفی کو ضرور ملیگا جنہون نے ناحق اہلحدیث پر تہمتین لگا کر (نوجوانان اہلحدیث) کو چہیڑا اور اُس کے مقابلہ مین اپنے اماموں کو بُرا کہلوایا۔ **سب سے** زیادہ حصہ اِس ثواب کا ہمارے دوست **اڈیٹر** اخبار **مشایر قیصر** لکہنؤ کو ملیگا۔ جنہون نے ہماری بار بار کی معذرت کو کہ امام ابو حنیفہ کی توہین اِس گروہ کے عُلماء سے کبہی نہین کی نہ سُنا اور اپنے اخبار کو ہر بار مین مضامین توہین اہلحدیث کہ "یہہ فرقہ جدید ہے۔ اور اِس گروہ کے عُلماء امام ابو حنیفہ کی توہین کرتے ہین اور ان کے مسایل مذہب ایسے ہین اور اُن کے سرگروہ مولوی سید نذیر حسین مکہ مین پکڑے گئے ہین" وغیرہ وغیرہ شایع کر کے خواہ مخواہ ایک نوجوان کو اپنے امام مذہب کا طاعن و مخالف بنا ہی لیا۔ **اب بہی** وہ ہمارے مہربان دوست اِس چہیڑ چہاڑ کو چہوڑ دین لوگونکو بلافایدہ اشتغال دیکر اپنا اور اپنے امام کا مخالف نہ بنائین۔ ورنہ خدا جانے چہیڑ چہاڑ کا سلسلہ کہانتک پہنچیگا ؛

اِن **الزامات** کے علاوہ دس **بارہ الزام** اور اِس رسالہ مین حنفیہ پر قایم کئے گئے ہین جو اسی قسم سے ہین بلکہ ان سے بہی افحش ہین۔ از انجملہ۔ ایک یہ تمہاری کتاب **غایۃ الاوطار** مطبوعہ مطبع **صدیقی** صفحہ ۱۰۰ مین لکہا ہے کہ گتے کو بغل مین لیکر نماز پڑہنی جایز ہے۔

ایک یہ کہ اُسی کتاب کے صفحہ ۹۹ مین ہے کہ کُتّے کی کہال کی جانماز و ڈول بنانا جایز ہے ؛

اور ایک یہ کہ **قاضی خان** کے صفحہ ۱۰۰ مین تسکین شہوت کے لئے . . . . زنی کو جایز

لکھا ہے ؂

تیسرے رسالہ کا نام **جامع الفوائد** ہے جو دہلی مین مطبوع ہو کر شایع ہوا ہے۔ اِسکا ماحصل بھی ان دو رسالون کا ماحصل ہے ؂

علاوہ بران اسمین **الزام نمبر ۶** کی تائید میں لکھا ہے کہ امام **ابو حنیفہ** رضی اللہ کی کتاب **مسند** مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۰۳ مین ہے کہ پانی کپڑا زمین جسم کسیطرح ناپاک نہین ہوتی۔ اور تمہارے **رد المحتار** کے صفحہ ۵۱ مین ہے کہ امام ابو یوسف نے اس حمام کے پانی سے غسل کیا جسمین چوہا مرا ہوا تہا۔ تمہاری **طحطاوی** مین بصفحہ ۲۸۵ **بحرالرائق** سے منقول ہے کہ بارش کا پانی گندگیون پر چلتا ہے اگر گندی زمین پاک من سے زیادہ نہین تو پانی پاک ہے۔ اور اُسی مین بصفحہ ۲۶۵ ہے کہ چہت پر نجاست پڑی ہو اور نہایت ہی تہوڑا پانی اسپر چلتا ہے وہ پانی پاک ہے اور **طحطاوی** کے صفحہ ۱۵۸ مین در مختار سے منقول ہے کہ پتنالہ مین مردار پڑا ہے یا کوئی پیشاب کر رہا ہے اُس پانی مین کوئی وضو کرلے تو جایز ہے جبتک کہ نجاست کا اثر معلوم نہ ہو اور **تاتار خانیہ** مین لکھا ہے کہ سور کے بال پانی کو ناپاک نہین کرتے ؂

اور الزام نمبر ۷ کی تائید مین لکھا ہے کہ تمہاری ہی فقہ حنفی کے فتاوی **خلاصہ** اور **عتابیہ** مین ہے کہ شیرخوار کا پیشاب پاک ہی لڑکی کا ناپاک ہی اسواسطے کہ وہ دبر کو لاگ کرتا ہے۔ **چلپی** اور **اشباہ** اور **بحرالرائق** اور **کبیری** وغیرہ مین ہے کہ چوہے اور چمگادڑ کا اور بعضون کے نزدیک بلی کا اور امام محمد کے نزدیک گائے بہینس بکری وغیرہ کا پیشاب پاک ہی۔ اور **رد المحتار** کے صفحہ ۱۰۲ مین نعوذ باللہ پیشاب سے الحمد کا لکہنا بہی جایز لکہا ہے ؂

اور الزام **نمبر ۱** کی تائید مین لکھا ہی کہ حنفیون کے نزدیک زیورات و جواہرات مروارید فیروزہ لعل الماس وغیرہ مین (خواہ کرورہا روپیہ کے ہون) اور گہوڑے خچر اور اونٹ

سواری یا بار برداری مین اور مکانات کرایہ مین (خواہ کرورہا روپیہ کے ہون) اور نابالغون کے مال مین (خواہ کروڑہا روپیہ کا ہو) زکوۃ واجب نہین ہے۔ اور ہمارے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب تو صاف فتوی دیتے ہین کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہے۔ (دیکھو فتوی جناب ممدوح مطبوعہ مطبع حنفی دہلی)۔

اور **الزام نمبر ۱۱** کے تائید مین لکھا ہے کہ یہہ مسئلہ حنفیہ ہی کا ہے اور ان کی کتابون مین ایسے مسایل اور بہت ہین۔۔

پہر **ملا علی قاری** کی **مرقاۃ** سے ایک طولانی عبارت عربی نقل کی جس کا حاصل یہہ ہے کہ بانات جسکا خنزیر کی چربی سے بننا مشہور ہے پاک ہے۔ ایسا ہی وہ لونگیان جنکا بول سے رنگا جانا مشہور ہے پاک ہین۔ ایسا ہی جو پنیر فارسیون اور مجوسیون کے ملک سے آتا ہے اور اسکی نسبت لوگ کہتے ہین کہ اسمین مردار کی چربیان ملاتے ہین بسم اللہ پڑہکر کہا لینا حلال ہے وغیرہ وغیرہ۔

اور کتب فقہ **منیہ** و **قنیہ** و **تاتارخانیہ** و **درمختار** کی وہ روایتین نقل کی ہین جنمین ذکر ہے کہ خنزیر نجس العین ہے اور اسکی کہال اور بال سے کام لینا جایز ہے اور اسکے دودہ سے پلی ہوئی بکری حلال ہے۔

چوتھے رسالہ کا نام **صیانۃ المؤمنین عن تلبیس المتبدعین** ہے جو مطبع **بحر الاسلام بنگلور** مین چہپکر شائع ہوا ہے اسکا ماحصل بھی رسایل مذکورہ بالا کا ماحصل ہے۔

علاوہ بران اسمین حنفیہ کے اس بات کہ گروہ (اہلحدیث گمراہ فرقون سے ہین اور اہلسنت سی خارج ہین) جواب مین یہہ لکہا ہے کہ حنفیہ مرجیہ ہین اور بحکم فتوی حضرت پیران پیر اہلسنت وجماعت سی خارج ہین اور اسکی تائید مین حضرت ممدوح کی غنیۃ الطالبین کی عبارت عربی معہ ترجمہ نقل کی ہے۔ اور انہی حضرت سی یہہ بھی نقل کیا ہی کہ اہلحدیث ہی

جراغلین

اہلسنت وجماعت ہین انہی کا نام اہلسنت وجماعت ہی اور انہی کا دوسرا نام اہلحدیث ہے۔

یہہ **ان چارون** رسایل کا خلاصہ مطالب ہی۔ اس خلاصہ کے بیان سے ہمارا مقصود یہہ ہے کہ ہمارے حنفی بہائی جو اپنے مخالفون کے رسایل و تحریرات نہین پڑہتے اور آنکہہ اٹہا کر نہین دیکہتے کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہے۔ وبناء علیہ وہ اورون کی عیب شماری مین اپنی فتح سمجہتے ہین اور اپنے خیال مین وہ اس کاروائی سے ایکطرفی ڈگری حاصل کئے بیٹہے ہین ذرا آنکہین کہولین اور ہوش سنبہالین اور یہہ جان لین کہ ہماری تحریرات (گلابی چوورقہ واخبارات) نے کیا بداثر پیدا کیا ہے اور ہمارے مذہب کو مخالفون کی نظرون مین کیسا حقیر کر رکہا ہے۔ اب بہی ہم اس چال کو چہوڑ دین اور اپنے مخالفون سے جو درحقیقت ان کے موافق اور اسلامی بہائی ہین مصالحہ اور اتفاق سے سلوک کرین ؛

ہمنے تو اس گلابی چوورقہ اور اسکے ہمرنگ تحریرات کی فساد کو بہت جلد بند کرنا چاہا تہا اور ان کے جواب مین صرف اس بات پر اکتفا کیا تہا کہ یہہ مسایل جو ان تحریرات مین بیان ہوئے ہین محض غلط و افترا ہین۔ جو ان مسایل کو اہلحدیث کی کتب معتبرہ سے ثابت کر دے وہ ہزار روپیہ انعام پاوے مگر **جبکہ** ہمارے حنفی بہائیون نے ہماری اس بات کو غنیمت نہ سمجہا بلکہ فضول شیخی قرار دیا چنانچہ **اکمل الاخبار** دہلی نمبر ۴۶ جلد ۱۸ مطبوعہ ۳۰ نومبر ۱۸۸۳ء و **مظہر العجائب** مدراس نمبر ۴۸ جلد ۵ مطبوعہ ۲۹ نومبر مین ہمارے اس جواب کی نسبت اس قسم کے الفاظ درج ہوئے ہین **تو اس** سے ہمارے دوسرے بہائیون اہلحدیث کو اشتعال پیدا ہوا اور یہہ خیال آیا کہ یہہ عجیب جرأت ہی جو **ع** چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد” اور مثل اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹے” کا مصداق ہے کہ خود ہی ہم پر تودہ تودہ اتہامات کا افترا باندہین اور ہم جب ان مفتریات سے انکار کرین تو اور ہمکو ڈانٹین۔ **پس ناچار** انہون نے بہی قلم کو اٹہایا اور جواب ترکی بہ ترکی دیا اور جو نہ کہنا تہا سو بہی کہہ دیا ؛

ہر چند ہمکو اس خانہ جنگی و باہمی تبرّابازی سے دو نو گروہ پر سخت شکایت اور نہائت رنج و افسوس ہے مگر ایمان انصاف اور عقل ہمکو اِس بات کے کہنے پر مجبور کرتے ہین کہ اِسمین زیادہ تر قصور ہمارے حنفی بہائیون کا ہی جنہون نے فیصلہ مصالحہ دہلی مصدقہ محکمہ کمشنری کے بعد نئے سرے آتش فساد و عناد کو سلگایا۔ پہلے ایک **جعلی خط قلمی** مشتہر کیا پہر جو **ورقہ** گلابی کو شہرۂ آفاق کیا۔ پہہ بذریعہ اخبارات و اشتہارات اہلحدیث پر تہمتون و الزامون کا مینہ برسانا شروع کیا۔ پہر ہمارے انکار و اشتہار کو غنیمت سمجہکر اُنہون سکوت و صبر اختیار نہ فرمایا بلکہ اسکو لاف و جزاف قرار دیکر اِس گروہ کے نوجوانون کو اکسایا جنکا نتیجہ یہہ نکلا جو بیان ہوا ٭

اب بہی ہمارے حنفی بہائی (علماء والامقام و اڈیٹران نیک نام) اپنی زبانون اور قلمون کو تہام لین اور حسبۃ للہ و نصیحۃ لخلق اللہ اِس خانہ جنگی کو موقوف کرین اس قسم کے مضامین کبہی زبان و بیان مین نہ لادین اور نہ انکو اخبارون مین جگہہ دین۔ ابتک تو جانبین سے متعدد رسایل شایع ہوئے ہین خدا جانے آیندہ کس قدر رسالے اِدہر اُدہر سے نکلین گے اور ان جنگی رسالون کے کتنے کمپ تیار ہون گے۔ کیونکہ بظاہر ماشاء اللہ کوئی ایک فریق دوسرے سے علم مین تحریر مین تقریر مین زر مین زور مین کم نہین ہی پہر ایک دوسرے سے دبے تو کیونکر دبے۔ دونون ہی فریق مونچہین نیچی کر لین اور ہتیار ڈالدین تو کام چلے ٭

ہمارے حنفی بہائیون کا یہہ **خیال** کہ اہلحدیث ہندوستان مین مٹہی بہر ہین اور حنفیہ پانچ کروڑ (چنانچہ ہمارے لایق ہمعصر اڈیٹر **اکمل الاخبار** اپنے اخبار کے نمبر ۴۶ جلد ۸ مطبوعہ ۱۳ نومبر ۱۸۸۵ء مین یہہ الفاظ درج فرما چکے ہین اور اڈیٹر اخبار نور الانوار بہی انسے متفق ہین) **نہایت دہوکہ** دینے والا خیال ہے وہ لوگ اِس خیال پر غرہ نہون آیہ **کَمْ مِّنْ**[*] **فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً** کو غور سے پڑہین اور مصرعہ دشمن

---

[*] یعنی بہت تہوڑی جماعتین ایسی ہوتی ہین جو بڑی جماعتون پر غلبہ پاتی ہین۔

نتوان حقیر بیچارہ شمرد" مین فکر و تدبر کرین اور یہہ بہی خیال کرین کہ گو وہ عدد مین اُنسے کم ہین مگر عددر (سامان) مین اِن سے کم نہین۔ گروہ حنفیہ مخاصمین مین کون زبردست و بے مثل عالم ہی جسکی نظیر اہلحدیث مین اسوقت موجود نہین ہے اُنہین کون خوش تقریر و تحریر مولف یا اڈیٹر ہے جسکا شریک اہلحدیث مین موجود نہین ہے وعلی ہذا القیاس ؛ لہذا ان پر فتح و فیروزی حلولے بید دو نہین ہے و نظر بران بحکم اَلصُّلحُ خَیرٌ ان دونون فریق کا باہم مصالحہ کرنا اور ایک کا دوسرے کے آگے جہک جانا ہی مناسب ہے۔ آیندہ اختیار ہے۔ ہر کسے مصلحتِ خویش نکو میداند ؛

نمبر ۳

مسلمانون کے ریفارمر عُلما و اڈیٹر

ہر ملّت و مذہب کے مذہبی خیالات کو ترقی دینے اور اصلاح کرنیوالے اُس مذہب کے عُلما ہوتے ہین اور مُلکی و دنیاوی خیالات کی مصلح و ترقی دہ ملکی اخبارون کے اڈیٹر بھی ہوتے ہین مگر آجکل مسلمانون کے اکثر عُلما و اڈیٹر مسلمانون کے مذہبی و دُنیاوی ترقی کے برعکس کوشش کر رہے ہین ؛

عُلما تو رات دن مسلمانون کے کافر بنانے اور مسلمانون کا نمبر گہٹانے کی فکر مین رہتے ہین اور کاغذ قلم ہاتہہ مین لیکر مسلمانون کے تکفیر و تفسیق و ہجران و تفریق کے فتوے لکہہ رہے ہے۔ اور یہہ احکام نافذ فرمارہے ہین کہ فلان گروہ مسلمانون کو کافر سمجھو فلان کو اپنی مسجدون مین نماز نہ پڑہنے دو فلان سے ملنا بولنا چہوڑ دو وعلی ہذا القیاس اڈیٹران اخبار بہی مختلف گروہ اہل اسلام سے ایک کو دوسرے سے وحشت و نفرت دلاتے ہین اور ایک کو دوسرے کا دشمن بناتے اور لڑائیان کراتے ہین ؛

عُلماء کا یہہ حال و چال تو ہم نمبر ۲ جلد ۲ مین بیان کر چکے ہین اِس مقام مین حضرات

مسلمان اڈیٹرون کا ذکر خیر کرنا چاہتے ہین شاید وہ ہماری نصیحت کو ملاحظہ فرما کر منصب ریفارمری کا پاس کرین اور مذہبی لڑائیون کی ترغیب و معاونت کو چھوڑ دین ؛

اکثر اخبارات ہندوستان و پنجاب کو (بشرطیکہ اسکا اڈیٹر مسلمان خصوصاً کوئی **مولوی** ہو) ملاحظہ کروگے تو اسمین مسلمانون کے دو گروہ حنفیہ و اہلحدیث کی چھیڑ چھاڑ ضرور پاؤگے۔ اور ان گروہ کے اعیان و اکابر کی ہجو و مذمت خواہ نخواہ اسمین دیکھوگے۔ اس چھیڑ چھاڑ مین انکا حال شاعرون کا سا ہو رہا ہے کہ مضمون نیا اور دلچسپ ہاتھ آوے خواہ اس سے امن جاتا رہے اسلام مین نقصان آئے مسلمانون مین تفرقہ و فساد راہ پائے جو ہو سو ہو۔ + واہ شعر فہمی عالم بالا کا مطلب و مورد ناظرین کو معلوم ہوگا وہ بعینہ آجکل اکثر نامی اخبارون کے اڈیٹرون پر صادق آ رہا ہے۔ **ازان جملہ** ایک ہمارے کرمفرما اڈیٹر اخبار **مشیر قیصر** لکھنؤ ہین جو اکثر گروہ اہلحدیث کی اعیان و علماء سے اس قسم کی چھیڑ چھاڑ رکھتے ہین جسمین نہ کچھ اسلام کو منفعت پہنچتی ہے نہ حنفی مذہب کو رفعت حاصل ہوتی ہے۔ صرف انکا اخبار عوام اور جنگ جو عام اقوام کا دلچسپ ہو جاتا ہے اسمقام مین اس قسم کے چند مضامین آپکے اخبار کے بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہین ؛

(۱) اپنے اخبار ۲ جون سنہ ۱۸۸۱ء مین خاکسار کی نسبت یہہ چھاپ دیا "کہ انکا تشدد غیر مقلدون مین حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور یہہ لوگ حضرت امام ابو حنیفہ کو نہایت سوء ادب سے یاد کرتے ہین" جسکا **جواب** ہمنے اپنے اخبار ۳۱ مئی سنہ ۱۸۸۱ء مین یہہ دیا تہا کہ یہہ بات محض غلط

+ اگر انکی حالت یہی رہی جو اب ہے تو یہ اسلام و مسلمانون کا کام تمام کرینگی ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے میل جول نہ ہونے دینگی۔ اتفاق و وفاق کا اسلام سے نام نشان مٹا دینگی ۔ گر ہمین مکتب است و این ملا کار طفلان تمام خواہد شد ؛ ایسی حالت مین بہتر ہے کہ مالکان اسلامی اخبارات (جو خود اڈیٹر نہین ہین) آزاد کسی بے تعصب ہنود یا عیسائی کو اڈیٹر مقرر کرین جو اسلام و مسلمانون کو نفع نہ پہنچائینگے تو خواہ مخواہ نقصان و تفرقہ بھی نہ دینگے نہ ہونگی۔ انکی موجودہ حالت سے تو یہہ بھی توقع نہین کہ ع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ؛ پر عمل کرین۔

ہے۔ ہم لوگون کو امام الائمہ فخر الامۃ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی جناب مین کمال حسن عقیدت ہے جسکو جناب نے بہی اپنے اڈیٹوریل ریمارک مین تسلیم کر لیا تہا اور اسپر خوشی کا اظہار فرمایا۔

(۲) آپنے **اخبار** ۲۷ فروری ۱۸۸۳ء مین نواب صاحب بہوپال کی نسبت ایک مضمون بعنوان **مقلدین پر چوٹ** لکہہ مارا اور اسمین یہہ درج کرایا کہ نواب صاحب ممدوح نے مقلّدین کی توہین مین یہہ شعر لکہا ہے ؎

مقلّد تا خرابِ بادہ آراء پرستی شد ؛ بگوئی آشنایانِ سخن بیگانہ می آید ؛

جسکا جواب ہمنے ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۳ مین یہہ دیا تہا کہ یہہ سبہی مقلدون کے حق مین نہین کہا گیا خاص گران ہی ضدیون اور ہٹ دہرمی لوگون کے نسبت کہا ہے جنکو خود حنفیہ کے محققین مولوی عبد الحی صاحب لکہنوی وغیرہ نے بہی برا کہا ہے۔

اور ایک **جواب** اسکا سیّد مولوی جمال الدین ڈاکٹر کہوڑی ضلع ساگر نے بہی دیا تہا جو اخبار جریدۂ روزگار نمبر ۴۸ جلد ۹ بہی چہپا ہے ؛

ایک **جواب** اِسکا مولوی عبد الکریم ہوشنگ آبادی نے دیا تہا جو کسی پرچہ اسی جریدہ روزگار مین چہپا تہا۔ پہر اسکا جواب مشیر قیصر نے بڑی سختی سے دیا جسکا آخری جواب مولوی عبد الکریم ہوشنگ آبادی نے جریدہ روزگار نمبر ۵۸ جلد ۹ مین چہپوایا جسمین اڈیٹر مشیر قیصر کی سختی و چہیڑ چہاڑ کا ثبوت دیا ہے ؛

(۳) آپنے اخبار **۲۵** ستمبر ۱۸۸۳ء مین یہہ چہاپ دیا کہ مولوی **نذیر حسین** صاحب محدّث دہلوی **بمبئی** پہنچے تو وہان کے علما اِس قسم کے **سوالات** کہ آپ کے مذہب مین خنزیر کا گوہ موت اور اُسکی چربی اور خون اور بال کہال پاک ہے" لیکر آپ سے مباحثہ کے خواستگار ہوئے ٥

(۴) پہر اپنے **اخبار** ۲ اکتوبر ۱۸۸۳ء مین بنقل اخبار نور الانوار یہہ چہاپا کہ مولانا ممدوح

نے اُن سوالات کا جواب کافی نہ دیا جسکا **جواب** ہمنے آپکے اخبار ۱۶ اکتوبر ۱۸۸۳ء مین
چھپوایا اور آپنے بہی وہ جواب تسلیم کر لیا ÷

(۵) آپنے اخبار ۱۶ - اکتوبر ۱۸۸۳ء مین گروہ اہلحدیث کی نسبت یہہ مشتہر کیا کہ "یہہ نیا فرقہ ہے" اسکا اصول حنفی مذہب سے لوگون کو پہیرنا اور امام ابو حنیفہ کی توہین کرنا ہے" جسکا **جواب** ہمنے اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۶ اور آپ کے اخبار کے نمبر ۵۴ مورخہ ۶ نومبر مین یہہ دیا تہا کہ ہم ابو حنیفہ کے طعن و توہین کو بددینی جانتے ہین ہمارے یا کسی اور عالم گروہ اہلحدیث کی کلام مین آپنے امام کی توہین پائی ہے تو اسکی نشان دہی کرین - اس کے جواب مین

(۶) آپنے اسی پرچہ اخبار ۶ نومبر مین ایک لفظ قلت حدیث ہماری کلام مین اور ایک لفظ مزجاۃ نواب صاحب بہوپال کے کلام مین امام حنیفہ کی نسبت نکال کر درج کیا- جسکا جواب ہمنے اس اخبار کے نمبر ۳۷ مطبوعہ ۴ نومبر مین یہہ دیا کہ یہہ الفاظ کمال نیک نیتی اور بمقام مدح امام والا مقام مین استعمال کئے گئے ہین بدنیتی اور طعن کے طور پر نہین کئے گئے - جسپر بھی آپکا دل خوش نہ ہوا اور ہمکو اپنی مخالفت و طعن و توہین امام سے بری نہ کیا ÷ ہمارے جواب کے حاشیہ مین ننہی ننہی دو حرفی ایسے نوٹ لگا کر ہین جنسے آپ کی ناخوشی و سوء ظنی مترشح ہوتی ہے - **مگر پر ایک منصف و محقق** حنفی اڈیٹر اخبار جریدہ روزگار نے اپنے پرچہ نمبر ۲۶ جلد ۹ مطبوعہ ۱۷ نومبر ۱۸۸۳ء مین ایک منصفانہ محاکمہ لکہا اور اسمین ہمارے حق مین فیصلہ کیا اور ثابت کر دیا کہ یہہ کلمات امام صاحب کی توہین کے کلمات نہین ہین ÷

(۷) - آپنے کسی پرچہ ماہ اگست مین نواب ممدوح کی نسبت یہہ اعتراض کیا کہ اونہون نے تصویر پر انعام دیا یا دلوایا ہے اور اس کے ضمن مین ہم پر یہہ اعتراض کیا کہ ہمنے انکو باین حالت مُجدّد کہا ہے جسکا **جواب** ہمنے اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶

مین دیا جسپر اُور بھی انکو غصہ آیا ✦ اور آپ نے

۸) پرچہ نمبر ۵ ۴٦ جلد ۷ مین نواب صاحب کے حقمین جو عرفاً شرعاً عقلاً کہنا چاہیے تہا سو کہا ✦

۹) اخیر مین آپنے اخبار نمبر ۴۸ مورخہ ۲۷ نومبر مین سرگروہ اہلحدیث حضرت مولینا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی نسبت تبقلید اخبار نور الانوار یہ مشتہر کیا کہ جناب ممدوح باراده حج مکہ مین پہنچے تو بادشاہ نے چہہ مسلح سپاہی بہیجکر انکو پکڑوا منگوایا اور انکو قید کرنا چاہا آخر اونہون نے لامذہبی سے توبہ کی اور حنفی المذہب ہونے کا اقرار کیا تو انکو چہوڑا۔ اور مولوی رحمت اللہ نے اُنکی ضمانت دی تو انکو مدینہ جانے دیا۔ اُن کے مدینہ سے واپس آنے پر انکا مقدمہ ہوگا۔ ہمارے رائے مین مکہ والون سے بہول ہوئی اور افسوس ہے کہ ہمارے لایق اڈیٹران نے بھی انکو یہ راے و صلاح نہ دی کہ سید صاحب ممدوح کو محرم محترم مین شہید کردیتے اتنی قیل و قال کیون کی۔ سیّدون کا شہید کرنا تو بڑا کار ثواب ہی۔ چنانچہ پہلے مسلمانون نے انکی جد امجد حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا۔ پچہلے مسلمان تب تو انہی کی پیروی کرکے ثواب کماتے نواسہ کو نانا کے ساتہہ ملاتے۔ **سبحان اللہ** کیا مسلمانون کے مقدس مشاہد کے حالات اور مسلمانون کے بادشاہون کے فضائل کس فخر و مباہات کے ساتہہ بیان ہوتے ہین اگر یہہ حالات و فضائل سچ ہین تو تُم سُن لوگے کہ ایک ایک دن ہندی حاجیون کے حفظ امن کے لئے خاص مکہ شریفہ مین بہی انگریزی کانسل (جیسا کہ جدہ مین ہے) متعین ہوگا۔ اور سلطان روم کی بدانتظامی شہرہ پاکر ایسکا رہا سہا رعب بہی روم کی راہ لیگا۔ یا کعبہ کا حج بہت لوگون کو ترک ہوگا۔ ان سب کارروائیون کا اجر و ثواب انہی شتر بیمہار مسلمانون کو نصیب ہوگا۔ اللّہم احفظنا منہ ✦

اس قسم کی اور چھیڑ چھاڑ آپکے اخبار گوہربار مین اہلحدیث کے حق مین پائی جاتی ہے جن سب کی تفصیل سے تطویل متصور ہے ÷

از انجملہ اڈیٹر اخبار نور الانوار کانپور ہین یہ صاحب ہمیشہ گروہ اہلحدیث سے نہ صرف معمولی چھیڑ چھاڑ رکھتے ہین بلکہ حد سے بڑھکر انکی تحقیر و توہین کرتے رہتے ہین اور اس امر کو کمال دیانت و حمایت اسلام جانتے ہین - انکے اس قسم کے مضامین ہم کہان تک شمار کرین تمثیل کے لیے وُہی مضامین کافی ہین جو اڈیٹر مشیر قیصر نے آپ نقل کئے ہین اور ان کے ساتھ بحث و خطاب سے ہمکو تسلیم و اصلاح کی امید کم ہے بلکہ یہ خوف ہے کہ بجائے اسکے ہم ہدف سہام سب و ملام بنین لہذا سکوت بہتر ہے ÷

از انجملہ اڈیٹر اخبار مظہر العجائب مدراس ہین اپنے اخبار ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۸۳ء مین مضمون مقلدین پر چوٹ کو شایع کیا اور عامہ حنفیہ کو اہلحدیث کی طرف سے بدظن و ناراض کیا ÷

اور اخبار یکم نومبر سنہ ۱۸۸۳ء مین چودہوین صدی کے حالات مین ایک شاعرانہ مضمون لکھا اُسمین اوائل تیرہوین صدی کی نو ایجاد چیزون سے مذہب وہابیہ کا ایجاد قرار دیا اور اُسکے اواخر کی ایجادون سے مذہب نیچری کا ایجاد شمار کیا - اور یہ فرمایا کہ بمصداق اول باخر نسبتے دارد نیچریون کو وہابیون سے کمال مناسبت ہے - جسوقت انسان پکا وہابی بنجاتا ہے اور غیر مقلدین کے کھلے میدان مین آجاتا ہے تو ضرور بد دینی اختیار کرتا ہے - اسکی شہادت مین آنرایبل سید احمد خان کا اوائل مین آمین و رفعیدین کرنا اور اخیر مین نیچری ہو جانا بیان کیا - پہر اوائل صدی مین عبد الوہاب نجدی کا ظاہر ہونا اور حرمین وغیرہ مشاہد مسلمانون پر بے ادبی کے ساتھ سلوک و تسلط کرنا بیان کیا - آخر مین نواب صاحب بھوپال کے نسبت یہ اتہام قایم کیا کہ وہ ہندوستان کے وہابیون کے سرگروہ ہین - اور امام ابوحنیفہ کی تردید مین کتابین تصنیف کر کے بصرف زر خطیر مصر و قسطنطنیہ کے مطابع مین چھپواتے ہین الخ -

اور اخبار ۴ نومبر ۱۸۸۶ء مین نواب صاحب بہوپال کی توہین مین ایک مضمون اخبار شبیہ قیصر سے نقل کیا جسکا ذکر اس اخبار کے مضمون نمبر ۸ مین ہو چکا ہے ؛

اور اخبار ۲۹ نومبر مین تعلیہ اخبار نور الانوار نیبہ مکہ کا جسمین اہلحدیث کے جنازہ کا ذکر ہے مشتہر کیا اور ہمارے اشتہار کا جواب اکمل الاخبار سے نقل کر دیا۔ علی ہذا القیاس ازانجملہ اخبار اکمل الاخبار دہلی و ارمغان دہلی و کشف الاخبار بمبئی و آفتاب پنجاب لاہور و طوطی ہند میرٹھ و کوہ نور لاہور وغیرہ مین۔ انہین سے بہی جس اخبار کو ملاحظہ کرو گے ایسے ہی مسلمانون کے باہم لڑانیوالے مضامین ضرور پاؤ گے۔ اِس مقام مین اخبار اکمل الاخبار سے ایک اِس قسم کا مضمون نقل کرتے ہین کیونکہ اسپر ہم کسیقدر بحث کرنا مدنظر رکہتے ہین ؛

اپنے اخبار نمبر ۴۶ جلد ۱۰ مطبوعہ ۱۳ نومبر مین ہمارے اشتہار مندرجہ نمبر ۹ جلد ۹ کے جواب مین بلا وعدہ ایک ہزار روپیہ انعام کو فضول شیخی قرار دیکر فرماتے ہین کہ ان عقاید و عملیات کو جو کہ ان چودہ مین اہلحدیث کیطرف نسبت کئے گئے ہین اپنی کتابون مین جنکا حوالہ اس رسالہ مین ہے ملاحظہ کرو اور اگر تم کو ان کتابون مین وہ مسایل نظر آوین تو ہمارے پاس حاضر ہو جاؤ۔ اِسکے بعد زر انعام جسمین سے پانچ سو روپیہ ازراہ ترحم ہمکو معاف کئے گئے بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈوی بہیجدو۔ اور اسمین گورنمنٹ کو یہہ صلاح دیتے ہین کہ مخالفین گروہ اہلحدیث ہندوستان مین پانچ کروڑ آدمی ہین اور اہلحدیث مٹہی بہر۔ اِن مٹہی بہر مفسدون اور باغیون کے کہنے سے اِن پانچ کروڑ کو گورنمنٹ کچہہ نہ کہے اور نہ پوچہے صرف ان مٹہی بہر لوگون کو اِن عقاید سے توبہ کراوے اور انکی کتابون کو جلا دے وہ توبہ نہ کرین تو انکو سزا دے یا اُن کو مسلمانون کی مسجدون سے نکالدے اور جدا کرے ؛

یہ یہ اُن ملکی ریفارمرون کی کارروائیون کی مختصر رپوٹ ساہی جو پہلی ہی ان

حضرات کے سامنے پہر اور ترقی خواہان اور اتفاق جویان ملک کے آگے پیش کیجاتی ہے جس سے ہماری غرض و مقصود† یہہ ہے کہ یہ حضرات والامقام اور دیگر خیر خواہان اسلام و ترقی جویان اہل اسلام خصوصًا وہ سوسائٹیان و اخبارات جو ترقی قومی کا دم بہرتی ہین اور اتفاق اسلامی کو اپنا اعلی مقصد و اصل مُدّعا قرار دیتی ہین اسپر اپنے اپنے ریویو (راے) ظاہر کرین کہ آیا یہ روش جو اِن اخبارون کے اڈیٹرون نے اختیار کر رکہی ہے اِس سے اسلام یا خاص کر مذہب حنفی کی ترقی و رفعت منظور ہے یا اس سے مسلمانون مین باہم عناد و بغض و فساد پہیلنے اور اہلحدیث کا دشمن مذہب حنفی اور حنفیون کا دشمن اہلحدیث ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ کیا جب عامہ اہلحدیث ان اخبارون کو پڑہکر یہ یقین کر لین گے کہ اِن کے مقتدا و پیشوائے مولوی سید نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی سے اہل مکہ نے یہ سلوک کیا ہی جو ان حضرات خیر خواہان مذہب حنفی نے بیان کیا ہی تو وہ اہل مکہ کو مشرکین مکہ کی مثل (جنہون نے آنحضرت کو مکہ سی نکال دیا اور حدیبیہ کے سال حج نہ کرنے دیا تہا) یا اُن مروانیون کی مثل (جنہون نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو مکہ مین شہید کیا تہا) یا اُن یزیدیون کی مانند (جنہون نے حضرت امام حسین کو کربلا مین شہید کیا تہا) قرار نہ دینگے؟ اور کعبہ شریفہ کے حج کو اِس جور و تعدی و رفع امن کے سبب اپنے ذمہ سے ساقط سمجہکر اس فرض اتفاقی کو ترک نہ کرین گے؟ اور جب مذہب اہلحدیث کی نسبت اُن حضرات کے یہہ الفاظ سنین گے کہ یہ مذہب جدید ہے یا یہ محمد بن عبدالوہاب کی تجدید ہے تو اِس کے مقابلہ مین وہ چارون مذاہب اور چارون مصلون کو محدث و بدعت قرار

---

† ایک مقصود اِس پورٹ سے یہ بہی ہے کہ عقلمند انصاف پسند ناظرین یہ داد دین کہ زیادہ تر اور پیشتر چہیڑ چہاڑ کس گروہ کیطرف سے ہے گروہ اہلحدیث سے یا حضرات حنفیہ سے۔ اور ہماری دوستون کی یہ شکایت کہ حنفی مذہب سے لوگون کو پہیرنا اہلحدیث کا اصول ہے اور اکثر چہیڑ چہاڑ انکی طرف سے ہو رہی ہے کس قدر صحت کے قریب ہی؛

نہ دین گے؟ اور جب وہ اپنے اکابر علما کی توہین کے الفاظ ان اخبارون مین پڑہینگے تو وہ از راہ حمیت جاہلیت حضرت امام ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ کو (خدا انکو اپنی رحمت مین ڈہانک لے) صلواتین و تبرے سے نہ سناوینگے؟ **اس جانب** سے یہ باتین وقوع مین نہ بھی آئین **تو کیا** جانب ثانی (**حنفیہ**) جنکی خاطر یہ مضامین ان اخبارون مین درج ہوتے ہین۔ اس جم غفیر کلمہ گویون کو (جنکی تعداد انہی اخبارون مین اسی لاکھ بتائی گئی ہے) دائرہ اسلام سے خارج اور معابد و مساجد اسلام سے علیحدہ نکرین گے؟ اور درپئے ان کے قتل و ایذا کے نہ ہونگے؟ **اور یہہ امور** خواہ کسی جانب سے واقع ہون ترقی و اتفاق قومی کے مزاحم و مانع نہ ہون گے؟ موجب خلل نظام عام و رافع امن کافہ انام (جو اصول سلطنت کے بہی مخالف ہے) قرار نہ پاوینگے؟ **اس امر کیطرف ہم گورنمنٹ کو بھی توجہ دلانا چاہتے ہین جیساکہ اپنی اعیان قوم سے اسکے خواستگار ہین۔**

ہماری رائے ناقص مین تو اس کارروائی سے نہ اسلام کا فایدہ ہے نہ حنفی مذہب کی ترقی متصور ہے بلکہ اس سے ان بر عکس نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ نمبر اول مضمون "مسلمانون کی خوفناک حالت" مین ہم اجمالی اشارہ کر چکے ہین اور اسکی تفصیل اس مضمون نمبر ۲ مین کرینگے۔ اور اسیوجہ سے ہمکو اپنے ان † دوستون پر سخت افسوس و شکایت ہے کہ انہون نے ایسے مضامین مفاسد خیز فتنہ انگیز کو اپنے نامی اخبارون مین مشتہر کیا۔ **سب سے زیادہ** اپنے دوست **اڈیٹر اخبار شیر قیصر پر افسوس** ہے کہ باوجودیکہ وہ ایک **مہذب** و انصاف پسند و متین آدمی ہین (چنانچہ انکے بعض مضامین اخبار اور بعض خطوط جو ہمارے نام آئے ہوئے ہین ہمارے اس خیال کے مصدق ہین) اور وہ اس گروہ اہلحدیث کو مسلمان بھی جانتے ہین گلابی چودرتہ والون کی طرح کافر خارج از ملت نہین سمجھتے۔ بلکہ اس گروہ کے بعض اعیان و علماء کی تعریف بھی کر چکے ہین علی الخصوص

---

† **اڈیٹر اخبار کوہ نور** لاہور بھی ان سے کچھ کم **مستحق افسوس** نہین ہین گو ہمکو ان سے کوئی خاص نسبت نہین ہے جنکی نظر سے ہم انپر زیادہ افسوس کرین مگر جو ان کے کمالات اور ریفارمری خیالات اُن کی دوست مشتہر کرتے ہین ان سے ایسے مضامین تفرقہ انگیز کا بلا رد و قدح نقل کرنا نہایت بعید ہے ۱۲

حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی شان مین وہ اپنے اخبار نمبر ۲۸ جلد ۸ مطبوعہ ۱۶ / اکتوبر سنہ ۹۶ء کے صفحہ ۱ کالم ۲ و ۳ مین یہہ الفاظ لکھ چکے ہین اس ملک کے زبردست عالم چند شخص سمجھے جاتے ہین ٭

(۱) مولینا نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

(۲) مولینا محمد حسین صاحب لاہوری

(۳) نواب صدیق حسن خان بہادر قنوجی

مولینا نذیر حسین صاحب سے تو ہم خوب واقف ہین کہ وہ اعلی درجہ کے عالم اور بزرگ ہین خصوصًا علم حدیث مین مستند ہین آپ کو وہابیت کی طرف منسوب کرنا نہایت درجہ افسوس کی بات ہے مگر وجہ اسکی یہہ ہوئی کہ جناب ممدوح کی بعض تصانیف سے ایسا پایا گیا ہے کہ آپ تقلید کو پسند نہین کرتے ہم نہین کہتے کہ ایسے عالم کا ایسا خیال عوام مین شایع کرنا کہانتک درست و بجا ہے مگر اتنا کہین گے کہ خیر اگر اتنا بڑا عالم غیر مقلد ہو جائے تو عام لوگون کو اسکی تقلید کرنا کسیطرح زیبا نہین ہے الخ - **اور سوالات** علماء بمبئی کو اسی پرچہ اخبار مین لغو و سفاہت + قرار دے چکے ہین - چنانچہ انکی اصل عبارت حاشیہ مین منقول ہے -

---

+ آپ فرماتے ہین ہمکو بڑی حیرت اور افسوس ہے یہہ بات لکھتے ہین کہ جو باتین علماء بمبئی نے اشتہار مین بیان کی ہین وہ محض لغو ہین اگر کوئی ایک شخص انکو لکھتا تو اسی کی عقلمندی ثابت ہوتی جو جہالت ہین کہ یہ فعل ایک جماعت کے ساتھ منسوب کیا ہے تو کمال افسوس ہوتا ہے - مانا کہ ہم تقلید غیر مقلدین بالکل نہ چاہیے اور ہماری ان کے فروعات مین کچھ مخالفت ہے مگر آخر یہ لوگ اہل اسلام کہلاتے ہین اور مسلمان ہونیکا دعوی کرتے ہین پھر انکی نسبت بغیر حوالہ کتاب یہہ لکھدینا کہ وہ کتے اور سوئر کے گوہ موت وغیرہ کو پاک سمجھتے ہین محض بیہودگی ہے ایسے معزز جلسہ کا کام یہہ تھا کہ فرقہ مذکور کی تصانیف سے کچھ باتین اخذ کرکے اسپر جرح و قدح کرتے نہ یہ کہ عام بازاری گپون پر اکتفا کرکے ایسی خرافات خط مین درج کئے × × × جبکہ ایک حوالہ بھی کسی کتاب کا نہین ہے تو پھر کیون کر کوئی تسلیم کر سکتا ہے سوائے کہ جن کی نسبت سفاہت منسوب ہو - اخبار مشیر قیصر نمبر ۲۸ جلد ۸ مطبوعہ ۸ اکتوبر سنہ ۹۶ء -

پہہ پرچہ ۔ اخبار نمبر ۴۴ جلد ۷ مطبوعہ ۴ نومبر مین بعض تصانیف نواب صاحب بہوپال مین پانچ مسایل ((۱) طہارت آب ۔ (۲) پیشاب بچہ شیرخوار ۔ (۳) قصر نماز ۔ (۴) زکوۃ مال تجارت ۔ (۵) مردہ کے لئے مونے کے سوا اور چیز کی حلت) کا پایا جانا کسی عالم مجہول الاسم سی نقل کرکے آپنے فرمادیا اگر یہہ خبر صحیح ہی تو تعجب ہی کہ علماء بمبی کے سوالات پر جناب مولینا صاحب لاہوری نے کیون برا مانا ۔ چونکہ مندرجہ بالا خط ایک عالم نے لکہا ہے جو بہت بڑے محدث ہین اِسواسطے اسپر کسیطرحکا شک بھی نہین ہوسکتا ہمکو امید ہے کہ مولانا صاحب لاہوری یہہ شبہات رفع فرماوینگے ۔ اور یہ خیال نہ فرمایا کہ اِن مسایل کو اِن سوالات سی جنکو ہم لغو وسفاہت قرار دے چکے ہین اور کسی مسلمان کو اسکا قایل نہین جانتے ۔ کیا تعلق ہے کہ اِن مسایل کے نواب صاحب کی کتابون مین پائے جانے سے وہ سوالات بہر سطوع طبع سامی ہوگئے اور ان سوالون پر ہمارے برا ماننے کی اب وجہ پوچہنے لگے ۔ اور پرچہ اخبار نمبر ۴۸ جلد ۷ مطبوعہ ۲۷ نومبر مین آپنے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی پر مکہ مین مواخذہ ہونیکا فقرہ بتقلید اخبار نور الانوار اِن الفاظ سے بیان کیا ۔ کہ مختار عمر مؤذن نے مولوی نذیر حسین صاحب کی لامذہبی و ایمہ مجتہدین کو برا کہنے کا ماجرا پاشاء شریف مکہ سے جاکر بیان کیا تو وہان سے چہہ سپاہی ترک مسلح آئے اور انکو مع ہمراہیان گرفتار کرکے لیگئے ۔ پاشاء مکہ نے بواسطہ شیخ العلماء مفتی سید احمد دحلانی (صحیح لفظ دحلان ہے) کے مولوی رحمت اللہ نزیل مکہ سے انکا حال غیر مقلدی کا دریافت کرکے انکو قید کرنیکا حکمدیا ۔ جب اس واقعہ کو وکیل کونسل نے سنا تو پاشاء موصوف سے آکر کہا کہ یہہ لوگ رعایای ہند سے ہین انکا فیصلہ ہمارے سپرد کرو تو مناسب ہے جواب ملا کہ اگر تم اِن لوگ کی ضمانت کرو تو کیا مضایقہ ہے ۔ اِسپر وکیل مذکور نے انکار کیا ۔ پس پاشاء نے اونکو حوالات مین بہیجدیا اور کہا کہ تمکو ہم بحراست ترکون کے جدّہ مین بہیجدینگے ۔ مطوف نے عرض کیا کہ یہہ لوگ مدینہ طیبہ جانیکا قصد رکہتے ہین ۔ پاشا نے جواب دیا کہ یہہ لوگ تو

صاحب مدینہ علیہ التحیۃ والسکینہ کو مردہ جانتے ہین وہان جاکر کیا کرینگے - پہر سنا گیا کہ اونہون نے مع ہمراہیان شریف مکہ کے سامنے غیر مقلدی سے توبہ کی اور حنفی مذہب ہونیکا اقرار کیا اور انعقاد محفل میلاد شریف کو مستحسن جانا - بعد اسکے حکم ہوا کہ اگر مولوی رحمت اللہ صاحب انکی ضمانت کرین تو یہ لوگ مدینہ شریف جاسکتے ہین بعد مراجعت کے مقدمہ انکا علماء حرم محترم کی تجویز سے فیصل ہوگا - اور یہہ **خیال** نہ فرمایا کہ ہم تو ابہی مولانا ممدوح کو ترک تقلید و عمل بالحدیث کی اجازت کا سارٹیفکٹ دے چکے ہین پہر انکی نسبت لفظ لامذہبی (جو عمل بالحدیث و ترک تقلید سے عبارت ہے) اور اُسکے لوازم و سزائین کس منہ سے نکلتے ہین - اور ایسے واہی مضمون کو جسمین ایسے نالایق الفاظ درج ہین کیون درج اخبار کرتے ہین اور اگر اسکو نیا اور حنفیہ پسند اور اخبار کو حنفیہ کا دلچسپ بنانیوالا مضمون سمجہکر نقل ہی کرنا ضروری تہا تو ان نالایق الفاظ کی نسبت تو اپنی عدم رضا کا اظہار کیا ہوتا +

ہم نہین جانتے کہ ہمارے دوست کی قوۃ حافظہ پر نسیان کا غلبہ ہے کہ کل کا لکہا ہوا مضمون آج یاد نہین رہتا یا عدم استقلال و سرعت انتقال آپکی طبیعت مین داخل ہے **بہر حال** ان مضامین مخالف نفس الامر و اعتقاد کے درج اخبار کرنیسے ہمکو اس دوست پر سخت افسوس و شکایت ہے **آیندہ** وہ اس شکایت کا ازالہ کرین خواہ اسپر اور ناراض ہوکر اور تیز ہون مگر یہہ یقین کرلین کہ ادہر سے بہی شکایت دوستانہ بند نہ ہوگی آپ جہانتک چاہین اس سلسلہ شکایت کو پہنچائین ؛

اِن مضامین کی صحت و صداقت کی نسبت بہی ہمکو **بحث** مدنظر ہے مگر **چونکہ** یہہ مقالہ جسمین ہم مسلمانون کے حالات پر افسوس کرنا چاہتے ہین مقام تعزیت و نصیحت ہے اسلیئے ہم اسمقام مین اس بحث کو چھیڑنا مناسب نہین سمجہتے - اس بحث کو (جہانتک اس پرچہ مین کرنا چاہتے ہین) ختم کرکے اسی پرچہ مین ان مضامین کی صحت و صداقت پر

پربھی بحث کرینگے اور ناظرین کو روشن دلایل اور واضح براہین سی ثابت کرد کہاینگے کہ اِن یکطرفی ڈگریون اور خانہ ساز فتوح و فیصلون کو صحّت و صداقت سی کہانتک تعلق ہے اور اہلحدیث فرقہ جدید ہے یا قدیم اور مجدد کیا معنی رکہتا ہے جو در گفتن نمی آید کا مصداق ہے اور ائمہ مجتہدین کی توہین کرنیوالا کون گروہ ہے اور حضرت مولانا سیّد محمد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی کو مکہ شریفہ مین کیا واقع پیش آیا وغیرہ وغیرہ

نمبر ۳

مسلمانون کے معابد ومساجد

بانئی اِسلام (خداتعالی و پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام) نے تو مسجدون کو خدا کی عبادت کے لئے وضع کیا ہے۔ خداتعالی نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کی مسجدون

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ   مین خدا کا نام لینے سے مسلمانون کو روکے اِس
اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ۔ ۱۔ بقر ع ۱۳   سے زیادہ ظالم کون ہے "

اور آنحضرت صلعم نے خاص مسجد نبوی مین نجران کے عیسائیون کو نماز ادا کرنے سے نہ روکا بلکہ روکنے والوں کو منع کر دیا۔ پس اُن عیسائیون نے اپنے طور پر اور اپنے قبلہ کی طرف مونہہ کرکے آنحضرت کے روبرو نماز کو ادا کیا (چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۴ جلد ۵ مین بصفحہ (۳۶۱) اِسکی تفصیل و تخریج روایت ہو چکی ہے۔

اور خاص کر اس مسجد پاک کی نسبت (جسکو بیت اللہ اور حرم محترم اور مسجد الحرام کہا جاتا ہے) تو خداتعالی نے یہہ فرما دیا ہے کہ ہمنے اِس گہر کو تمام لوگون کے لئے مرجع (یا

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا   جای حصول ثواب بنایا) اور جائے امن کر دیا۔ اور
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ   **فرمایا** جو منکر ہین اور خدا کی راہ اور مسجد الحرام سے
اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ   (جنکو ہمنے سب لوگون کے لئے وہان کے رہنے والی ہون

لِلنَّاسِ سَوَآءَ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَ
مَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (الحج ۱۳۶)
اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا ۔ قصص ع
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ
يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۔ عنکبوت ع
وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۔ عمران ع ۱۰

خواہ باہر کے یکسان بنایا ہے) روکتے ہین ہم انکو اور اُن لوگون کو جو اس مسجد مین کجروی اور ظلم کا ارادہ رکہتے ہین دُکھ کی مار چکہائین گے ÷ **اور فرمایا** ہمنے انکو امن والی حرم مین جگہہ نہین دی ؟

اور فرمایا کیا وہ نہین دیکھتے ہمنے اسکو امن والا حرم بنا دیا اور اسکے ارد گرد سے لوگ اُچکے جاتے ہین اور فرمایا جو اس گہر مین داخل ہوا اُس نے امن پایا۔

وبناءً علیہ اکابر اہل اسلام خصوصًا امام الائمہ فخر الامۃ حضرت امام **ابو حنیفہ** رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی کسی جرم شرعی کا ارتکاب کرے مرتد ہو جاوے یا کسیکا خون کر ڈالے اور پھر وہ حرم محترم مین اگر پناہ گزین ہو تو اس سے تعرض نکرے ہان اسکو کھانا پینا بند کر دینا چاہیے تاکہ وہ خود ہی لاچار ہوکر حرم سے باہر آجاوے ÷

وعن ابي حنيفة من لزمه القتل
بردة او قصاص او غيرهما لم يتعرض
به ولكن الجئ الى الخروج۔
(تفسير بيضاوي جلد ا ص ۲۷)

مگر آجکل کے مسلمانون نے مسجدون اور خاصکر مسجد الحرام (مامن خلایق) کو ایسا تنگ و محدود کر رکھا ہے کہ اب انکا نام خالہ جی کے باڑے اور باوا جی کا گھر رکھا جانے لگا ہے وہ جسکو چاہتے ہین **اون** مسجدون مین عبادت کرنے دیتے ہین جسکو چاہتے ہین انہین عبادت کرنے پر ذلیل کرتے ہین **انکی** مسجدون مین عیسائی یا یہودی کب عبادت کرنا پاتے ہین وہ اپنے مسلمان بہائیون کو (جو صرف بعض فروعات مین اُنسے اختلاف رکھتے ہین) تو نہین گہسنے ہی نہین دیتے **اور اگر** کوئی خود بخود آگہسے تو اُسکی اچھی طرح خبر لیتے ہین۔ شیعہ کا کیا مقدور ہے کہ سُنیون کی مسجد مین بے کہٹک شیعہ طور پر نماز ادا کرے۔ اہلحدیث کی کیا مجال ہے کہ جس مسجد مین چاہے رفعیدین و آمین بالجہر کرکے نماز پڑہ لے۔

---

†† دیکھو بائبل سنکے مخالفین نے انہین کیا کچھ کہا ہے کہ مسجد نہ ٹہری انکی باوا جی کا بالاخانہ ٹہرا وغیرہ وغیرہ ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ فتوے عام مسلمانون کو اِن کے مقدس مولوی صاحبون نے دئے ہین اور اس باب مین متعدد رسالہ تالیف کر کے مشتہر کر دئے ہین +

تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ ایک لودہیانہ کے مولویصاحب نے صوبہ بہار مین پہنچکر اہلحدیث کو مسجدون سے نکالنے مین بہت زور لگایا اور اِس مضمون کا ایک رسالہ جس کا نام نامی انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والفساد ہے شہر عظیم آباد پٹنہ مین چہپوا کر مشتہر کیا اِسمین آپنے اہلحدیث کو قتل کر ڈالنے کا بھی فتوے دیا ہے جسکا اثر تہوڑے دنوں کے بعد اس نواح کے بعد یہ پیدا ہوا کہ ضلع شاہ آباد مین اہلحدیث و حنفیہ مین ایک مسجد مین نماز پڑہنے پر ایسی لڑائی ہوئی جسمیں بر طبق بیان فریق حنفیہ تلوار بھی چلی۔ اِس رسالہ مین مولویصاحب موصوف نے اہلحدیث کو مسجدون سے خارج کرنے پر یہہ دلیل پیش کی ہے کہ یہ لوگ مشرک ہین کیونکہ یہہ ہم لوگون کو مشرک کہتے ہین اور مشرکون کو مسجدون مین نماز پڑہنے دینے سے آیہ وَمَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ (یعنے مشرکون کو لایق نہین ہے کہ خدا کی مسجدون کو آباد کرین) مانع ہے +

اور اِس دلیل مین آپنے غور فرما کر یہہ باتین نہ سوچین کہ **اوّلاً** عام اہلحدیث کا حنفیہ کو مشرک کہنا کب مسلم ہے۔ یہہ بات اہلحدیث کے اعتقاد و اصول مذہب مین داخل نہین ہے۔ اور اگر کسی خاص اہلحدیث نے کسی خاص حنفی کو کسی خاص سبب سے جب شرک کی نظر سے مشرک کہہ بھی دیا تو یہہ کُل اہلحدیث کی طرف سے کل حنفیہ کے حق مین کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے ؟

ثانیاً۔ اگر کسی مسلمان کو مشرک یا کافر کہنے سے جو کفر یا شرک کیطرف قائل پر راجع ہوتا ہے وہ کفر عملی ہے یا کفر اعتقادی جو اِسکو ملت سے خارج کرے اور احکام کفر اسپہ لگا وے۔

ثالثاً اِس آیہ مین اگر مشرکون کو مسجدون مین عبادت سے روکنے کا حکم ہے تو یہہ تو اُن مشرکون کا حکم ہے جو اپنے کفر کے اقبالی ہون نہ اُنکا جو مدعی اسلام ہون چنانچہ اِس آیہ

شَاهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ جسکو جناب مولوی صاحب رسالہ دار شیر مادر کیطرح غٹ غٹ کرکے نوش فرما گئے ہین اِس خصوصیت پر شاہد ہے پہر اِس آیۃ سے اُن کافرون یا مشرکون کا (جو خود مدعی و اقبالی کفر نہ ہون بلکہ مدعی اسلام اور کلمہ گو ہون صِرف اُنکے اسلامی بھائی انکو کافر یا مشرک بتاتے ہون) حکم ممانعت کیونکر استنباط ہوسکتا ہے۔؟

اِن رسالدارون کو نہ آخرت میں خدا کی مواخذہ کا خوف ہے نہ دنیا مین اعتراض اہل العلم کا ڈر ہے کہ ہمارے اِن استدلالون کو اہل علم کیا کہین گے ۔ دو تین ورق کا رسالہ بنا کر رسالدار کہلا کر جو جی مین آوے اسمین درج کر دیتے ہین اور اتنا بھی نہین سمجھتے کہ جو بات ہم مخالف کو کہتے ہین وُہی بات اگر وہ ہمکو کہدے تو وہ کیا جواب دینگے۔؟ کیا تمہارے مخالف نہین کہسکتے کہ تم لوگ مشرک ہو اور بحکم آیہ کریمہ مسجدون مین نماز پڑہنے سے ممنوع پہر بھی مسجدین کس گروہ مسلمانون کے لائق رہین گی۔؟ اور بجز اسکے کہ اقوام غیر انکو ڈھا کر ہوٹل بنا دین یا دو کانین تیار کرین کس کام آوینگی۔؟

آجکل جو **گلابی چو ورقہ** رسالہ تیار ہو کر گلی کوچہ ہندوستان و پنجاب وغیرہ بلاد مین دائر و سائر ہو رہا ہے اُسمین یہہ حکم ممانعت اِن الفاظ سے درج ہے کہ غیر مقلدون سے مخالطت اور مجالست اور انکو اپنی خوشی سے مسجدون مین آنے دینا شرعًا ممنوع ہے کیونکہ مسائل مذکورہ† سے معلوم ہوا کہ وہ اہلبدعت ہین نہ اہلسنت اور مجالست و مخالطت اہلبدعت شرعًا منع ہے۔

پہر اُسکی **تائید** مین ایسے اقوال لائے ہین جن مین اہلبدعت کی ساتھ کہانا پینا نکاح کرنا ان کے ساتھہ نماز پڑہنا منع کیا گیا ہے۔ مسجدون مین آنے یا اُنمین نماز پڑہنے سے انکو منع کرنے کا اِنمین ذکر و اثر و نام و نشان نہین ہے۔

---

† اُن ہی مسایل کو مراد رکہتے ہین جو گلابی چو ورقہ مین اہلحدیث کی ذمہ لگائے گئے ہین اور ان چارون رسایل مین حنفیہ کے ذمہ۔

اِس رسالہ پر چھپن رسالداروں (مولویوں) کے نشان (مواہیر) نصب (ثبت) کئے گئے ہیں مگر کسی نے اپنا نشان قایم کرتے وقت یہ نہ سوچا کہ ہمارا دعوی کیا ہے اور ہماری دلیل سے کیا نکلتا ہے ہم کیا دیکھکر نشان (مہرین) لگائے جاتے ہیں۔

مانا کہ اہلحدیث انکے نزدیک بدعتی ہیں (جیسا کہ وہ اُنکو بدعتی کہتے ہیں) اور بدعتیوں سے ملنے کہانے پینے ملکر نماز پڑہنے کی ممانعت اِن کے متمسکہ اقوال سے نکلتی ہے۔

ولیکن اِنسے مسجد میں آنے یا نماز پڑہنے سے روکنا کہاں تک ثابت ہوتا ہے کہ وُہ مسجدوں میں بھی نہ آویں اور تنہا اپنی نماز بھی نہ پڑہیں مسجد میں آکر نماز پڑہنے کے وقت نہ کوئی کہانا کہاتا اور نہ نکاح کا طالب ہوتا ہے اور کسی کے ساتھ ملکر نماز پڑھنا نہ پڑھنا بھی امر اختیاری ہے نہ جبری و اضطراری پہر ان اقوال کو مسجدوں سے روکنے سے کیا علاقہ۔؟

یہہ ہمارے رسالدار بہادروں کی قوت حربی ہے اور اسپر داعیہ اور دعوی یہہ کہ اہلحدیث کو تمام مُلک کی مسجدوں سے نکال دینا ہے اور کہیں اُنکو نماز پڑہنے نہیں دینا۔

یہہ **عام** مسجدونکی نسبت اُن کے خیالات و معاملات ہیں اور جو خاص مسجد الحرام کی نسبت اِن سے وقوع میں آتا ہے اسکا ایک نمونہ وہ معاملہ ہے جو جناب سیّد محمد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی کے ساتھ اُنہوں نے کیا ہے۔ وہ بصفحہ (۲۳۷) منقول ہوچکا اُسکا ہم اعادہ نہیں کرتے اِسپر ہاں اِس **مقام میں** اسقدر افسوس ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اگر یہہ معاملہ اسیطرح ہوا ہے جو ان حضرات نے بیان کیا ہے تو اسلام کی حال پر رونے اور آنسو بہانے کا اِس سے زیادہ افسوسناک موقع پہر کہیں نہ ملیگا۔

بغرض صداقت اِس واقعہ **اگر اہل** مکہ کو ظالم اور ناحق بر قرار دیا جاوے تو بہی اسلام و مسلمانوں کی رسوائی و اہانت ہے کہ اِن کے مقدس مشہد کی اب یہ حالت ہے تو اُن کے اور مشاہد و معابد کا کیا حال **خیال چاہیے** چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اور اگر مولانا محمد سید نذیر حسین صاحب کو اس لائق سمجھا جاوے جو ان سے معاملہ ہوا تو یہہ بھی مسلمانون کی ذلت و اہانت ہے کہ اُن کے ایسے مشہور عالم و محدث و فقیہ و مفسر (جن کے علم و کمال کو اُنکے منکر و مخالف بھی مانتے ہین) کی یہہ حالت ہو اور وہ اس لائق ہین تو اور ہمان و شمان کا کیا حال۔ غرض بہر دو صورت مسلمانون اور اسلام پر دہبہ لگتا ہی اور اقوام کی نظرون مین اسلام و مسلمانون کی حقارت جچتی ہے۔ اس بات کو ہمارے مسلمان بھائی خواہ کسی گروہ کے ہون غور سے سوچین بے سوچے بے سمجھے اس کے جواب دینے اور رد کرنے کے درپے نہ ہو جاوین جیسے کسی عقلمند نے اپنے خصم کے رد مین کہا تہا کہ مین تیری بات کو تو سمجھا نہین۔ پہر اسکے جواب مین رد دیتا ہون۔ یہہ افسوس اس قصہ کی تسلیم وقوع پر ہے اور اگر ہم اسکو کذب قرار دین (چنانچہ بمقام بحث مضامین اخبار مذکورہ مین اسکی وجہ بیان کرین گے) تو مسلمانون پر اور وجہ سے افسوس ہے کہ اونہون نے اس ناحق بات کو شایع کیا جسمین بہر صورت اسلام و مسلمانون کی توہین ہے۔ ان کے مقدس شہد کو دہبہ لگتا ہے یا اُن کے ایک مشہور عالم کو بٹہ۔

اب ہم اس داستان افسوس کو بند اور دفتر شکایت حالات مسلمانون کو ختم کرتے ہین اور اخبار مذکورہ کے مضامین لائق بحث پر بحث کرتے ہین وباللہ التوفیق

جوابات مضامین اخبار مشیر قیصر

ہمارے دوست قدیم و محب صمیم اڈیٹر اخبار مشیر قیصر نے ہم پر اور ہماری گروہ و اعیان گروہ پر کئی طعن و اعتراض کئے ہین از انجملہ بعض کے جواب تو ہم اسی اخبار مین دیچکے ہین اور جو باقی ہین انکے جوابات نمبر وار معروض ذیل ہین

نمبر (۱)

جواب طعن توہین امام ابو حنیفہ

اس اعتراض کا جواب ہم اپنے خیال مین تو ادا کر چکے ہین اور آپ کی اخبار گہر بار مین اُنکو

چھپوا چکے ہین **مگر** چونکہ آپنے اِس جواب کو کافی نہین سمجھا اسلیئے اِس جواب کو اپنے ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہین **اور** جواب پر اور بعض منصف و محقق لوگون نے **محاکمہ** لکہا ہے اِسکو بھی عرض خدمت ناظرین کرتے ہین ان تحریرات کو دیکھ کر کسی اور منصف و محقق نے بھی ہمارے دوست مشیر قیصر کا ساتھ دیا اور انکی رائے سے اتفاق کیا تو ہم اُسکے جواب مین اور بھی کچھ کہین گے ورنہ اُس اپنے جواب کو کافی جواب اور اس محاکمہ بعض محققین کو منصفانہ محاکمہ قرار دیکر اس باب مین آیندہ سکوت اختیار کرینگے ہمارا دوست اُسکو مانے خواہ نہ مانے۔

ہمارے رقیمہ مندرجہ اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۶ کو ہمارے دوست نے ازراہ لطف و کرم **اپنے اخبار** نمبر ۴۴ جلد ۷ مطبوعہ ۶ نومبر ۱۸۸۳ء مین **نقل** کیا اور اسکے جواب مین بالفاظ ذیل ہمکو مخاطب و مشرف فرمایا ؛

مشیر- ہمارے دعوی کے اثبات کے لیئے ظفر مبین وغیرہ کافی ہین اور اسکا اِستثنا کیا معنی- **دوسری** نواب صاحب کی تصانیف مین مزجاۃ وغیرہ کے الفاظ اور بہت سی مطاعن ملاحظہ ہون **تیسری** آپکو یاد ہوگا کہ جنابنے جو ایک جواب مضمون اس اخبار مین چھپوایا تھا- اِسمین ثلث حدیث کے حسن صاف موجود تھے جس پر سایل نے نکتہ چینی کی تھی- یہہ گذارش مجمل ہوئی اگر موقعہ ہوا تو کبھی مفصل بھی عرض کیا جائیگا

اِسکے **جواب مین** خاکسار نے **رقیمہ ذیل** لکہا جسکو آپنے اپنے اخبار نمبر ۴۴ جلد ۷ مورخہ ۲۰ نومبر مین ازراہ مرحمت و عطوفت درج فرمایا-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے معزز کرمفرمائے مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار مشیر قیصر لکھنو-

السلام علیکم و رحمۃ اللہ- آپنے اپنے اخبار مطبوعہ ۵ نومبر مین جو میرے خط کا جواب دیا ہے وہ میرے شرط کے موافق نہین ہے- اسمین **کتاب** متضمن توہین امام والا مقام (ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ) کی نشان دہی کی شرط یہہ تھی کہ وہ کسی عالم کی تالیف ہو اور آپنے

ایسی کتاب کی نشان دہی کی ہے جس کے مولف کو آپ اور سب آپ کے ہم مذہب خصوصًا اس کتاب کے جواب دہ عالم نہین جانتے پھر آپ اُلٹا ہم سے یہہ سوال کرتے ہین کہ اس کتاب کے مستثنی ہونیکے کیا معنی - اور اگر یہہ خیال ہو کہ وہ شخص گروہ اہل حدیث مین عالم تسلیم کیا جاتا ہے تو یہہ بہی صحیح نہین ہے - بتائے اس گروہ کے کس اہلعلم نے اسکو عالم کہا یا کہا ہے - اس شخص کے بعض رسایل اُردو کے تقریظات کو آپ ملاحظہ فرماوینگے تو ان مین صاف تصریح پاوینگے کہ وہ شخص عالم نہین ہے -

ہماری کلام مین لفظ **توہین** امام بتانے کی یہہ **شرط** تہی کہ آپ اس لفظ کے ما قبل و ما بعد کلام کے دو چار سطرین دیکہہ لین مبادا اسمین اس لفظ کا توہین نہ ہونا ثابت کیا گیا ہو - آپنے اس شرط کا بہی لحاظ نہ کیا - ایک جگہہ لفظ قلت حدیث بحق امام صاحب استعمال کرنا اپنی یاد سے بتا دیا - ہماری اصل کلام کی طرف مراجعت فرما کر اس کے ماقبل و مابعد کو نہ دیکہا :

اسی روش پر نواب والاجاہ کی کلام مین لفظ مزجاۃ بحق امام استعمال کرنا بیان فرمایا - آپ کی اور تالیفات (جلب المنفعۃ وغیرہ) جسمین اس کلام کا محل و موقعہ بیان ہوا ہے ملاحظہ نہ کیا - آپ کے پاس **ضمیمہ اخبار** سفیر ہند (جسمین ہمارا اصل کلام منقول ہے اور اسمین لفظ قلت وارد ہے) موجود نہ تہا اور نواب والاجاہ کا رسالہ **جلب المنفعۃ** بہی ملاحظہ سامی سے نہیں گذرا تو آپنے اپنا ہی پرچہ اخبار نمبر ۲۰ جلد ۵ مطبوعہ ۳۱ مئی ۱۸۸۱ع (جسمین اس ضمیمہ کا خلاصہ منقول ہے) دیکہہ لیا ہوتا اور نواب والاجاہ کے رسالہ جلب المنفعۃ کا خلاصہ ہمارے رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۶ کے صفحہ (۲۰۱) مین ملاحظہ فرمایا ہوتا اس کے بعد جو خیال مین آتا سو بیان کیا جاتا پیش و پس دیکہنے سے پہلے یادداشت کے بہروسہ ایک بات کا تعین کر لینا اور دوسرے کے افہام یا الزام کے لئے اسکو اخبار مین مشتہر کر دینا آپ کی شان سے مستبعد معلوم ہوتا ہے - ہم اس مقام مین آپ کے پرچہ شبہ قیصر نمبر ۲۰ جلد ۶

لی عبارت نقل کرتے ہین اس سے آپکی تسکین خاطر نہ ہوئی تو اصل عبارت ضمیمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۷۸ء اور رسالہ جلب المنفعہ نقل کرین گے **آپنے** اس پرچہ کے صفحہ ۶ میں ہمارا ایک **خط** نقل کیا ہے جسمین عبارت ذیل درج ہے میرا اعتقاد جناب امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی نسبت تو یہہ ہے کہ وہ فقہ و اجتہاد مین امام تہے اور تقوے و زہد و دیانت و امانت میں اور ائمہ دین کے ہمسر۔

یہ بات مین آج نہین کہتا قدیم سے یہی کہہ رہا ہون اور یہی اعتقاد رکہتا ہون اسکی تائید و تصدیق مین ضمیمہ اخبار سفیر ہند امرتسر نمبر یازدہم مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۷۸ء کی نقل پیش کرتا ہون اور آپکی ایک کاپی بہی پیش کش خدمت ہے۔ اس ضمیمہ میں بصفحہ ۴۳ مرقوم ہے کہ امام ابوحنیفہ کی (بہ نسبت ائمہ ثلثہ) حدیث میں قلت انکی تقوے و ورع و دیانت و امانت و فقہ و اجتہاد مین خلل انداز نہین اور نہ کسی طرح انکی جناب مین طعن یا سوءظنی کا باعث ہو سکتی ہے ؛

ہمارے الٹی سمجہ والے حنفی بہائی میری ان باتون کو (جو انکی ہدایت و حمایت کے لئے مخالفت حدیث سے کہے ہین) الٹا طعن اور اہانت سمجہنے لگین اور میری حسن ظنی کو جس پر خدا گواہ ہے وکفی بہ شہیدا سوءظنی نہ خیال کر بیٹہین۔ پہر اسکی تائید مین امام شعرانی کا کلام پیش کیا ہے اور اسکے بعد جناب مولوی عبدالحی صاحب لکہنوی کا جو سرامد فضلا حنفیہ ہین اور آپکے شہر مین رونق افروز ہین کلام نقل کرکے یہہ ثابت کر دکہایا ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی جناب مین میرا وہی اعتقاد ہے جو ان حضرات کا اعتقاد ہے۔ پہر بہی مین طاعن اور متشدد سمجہا جاؤن اور سوء ادبی کا مرتکب یا مجوز خیال کیا جاؤن تو یہہ کیا انصاف ہے۔

اس خط و عبارت کو آپنے نہ صرف معمولی طور پر نقل کیا ہے بلکہ اسکی تائید و تسلیم مین اپنے اڈیٹوریل مین فقرات ذیل زیب رقم فرمائے ہین ؛

"جناب مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری"

مولینا صاحب لاہور کے ایک نامی فاضل اور علماء مشاہیر سے ہین پہلے دنون ایک مباحثہ کی تقریر پر راقم نے اُنکے بعض معتقدونکی نسبت کچھہ رائے دی تہی اُسکی نسبت ایک خط مولانا صاحب کا صادر ہوا ہمکو اس خط پڑہنے سے نہایت خوشی ہوئی ہم اُسکو خط وکتابت کے صیغہ مین بجنسہٖ درج کرتے ہین اور جو کچھہ ہمارا آپ کی نسبت خیال ہے ہم اُسکو ظاہر کرتے ہین کہ مولوی صاحب کی ذات فی الواقع اِس زمانہ مین مغتنم ہے"۔

ہماری اِس کلام اور آپ کی اِس تائید صداقت نظام کو پڑہکر امید ہے کہ آپ کو اور جملہ ناظرین کو یقین ہوگا کہ وہ حرف قلت بحق امام مذہب بطور توہین نہین نکلا بلکہ بمقام مدحت ومدافعت وبغرض برات وحمایت امام (اِس طعن مخالفین سے کہ وہ دیدہ دانستہ حدیث کا خلاف کرتے تہے) سرزد ہوا ہے۔

جناب کو اور جناب کے اہلمذہب کو مناسب ہے کہ اِس یقین کو لوح خاطر سے دور نہ فرماوین اور ہمکو ویسا ہی معتقد ومداح امام والا مقام تصور فرماوین۔ خواہ مخواہ اُن ملاؤن کی طرح جنکا ذکر اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۶ کے صفحہ ۱۹۳ مین ہوچکا ہے ہمکو امام صاحب کا منکر ومخالف وبدگو وعیب جو قرار نہ دین اور یہ خیال کرین کہ علماء اہلحدیث یا اُنکے عوام کافہ انام کو امام صاحب کا معتقد ومداح قرار دینے مین امام صاحب کی شان وشوکت اور ان کے اتباع مذہب کی عزت وعام اسلام کی ترقی ورفعت متصور ہے یا خواہ مخواہ لوگون کو ان کے طاعن ومخالف بنانے مین۔

اخیر مین آپ سے یہہ درخواست کیجاتی ہے کہ آپ اس رقعہ کو اخبار مین درج فرمائین آپ کی اِسپر توجہ نہوئی تو اور ناظرین حنفیہ کی تو ضرور ہوگی اور اُنکی سوءظنی ہماری طرف سے دور ہوگی جسمین اصلاح عام واتحاد فیما بین اہل اسلام متصور ہے۔ وباللہ التوفیق

راقم آپکا دلی دوست اور امام الائمہ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا دلی معتقد **ابو سعید محمد حسین لاہوری**

اِس خط میں جو امام **شعرانی** اور مولوی **عبد الحی** صاحب لکھنوی کی کلام اور **نواب** صاحب بھوپال کے رسالہ **جلب المنفعہ** کا حوالہ دیا گیا ہے اس مقام مین انکا بعینہ نقل کرنا مناسب ہی تا کہ ناظرین کو ہمارے دعوی کی پوری تصدیق ہو اور ہمارے دوست معترض (اڈیٹر مشیر قیصر) کی کلام پر پوری رائے دینے کا موقع ہے ٭

شیخ **عبد الوہاب شعرانی** نے میزان کبرٰے کے صفحہ ۲ مین امام ابو حنیفہ کے مخالف و طاعن کا یہہ اعتراض نقل کیا ہی کہ آپ قیاس کو حدیث نبوی پر مقدم کرتے پہر اسکی جواب

(فصل) فی بیان ضعف قول من نسب الامام اباحنیفة الی انه یقدم القیاس علی حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلم ان هذا الکلام صدر من متعصب علی الامام متهور فی دینه غیر متورع فی مقاله غافلا عن قوله تعالی ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنه مسئولا وعن قوله تعالی ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید وعن قوله صلی الله علیه وسلم لمعاذ وهل یکب الناس فی النار علی وجوههم الا حصائد السنتهم وقد روی الامام ابو جعفر الشیزاماری نسبة الی قریة من قری بلخ بسنده المتصل الی الامام ابی حنیفة رضی الله عنه انه کان یقول کذب والله وافتری علینا من یقول عنا اننا نقدم القیاس علی النص وهل یحتاج بعد النص الی القیاس

میں فرمایا ہی کہ یہہ اعتراض اس متعصب شخص سے صادر ہوا ہے جسکو اپنے دین کی پرواہ کم ہے اور وہ پرہیزگار نہیں ہے اور خدا تعالی کے اس قول سے کان آنکھ دل سبھی سے سوال ہونیوالا ہے اور اِس قول سے کہ انسان جو کچھ مونہہ سے نکالتا ہی اُسکے (لکھنے کو فرشتہ) منتظر و تیار رہتا ہے۔ اور آنحضرت کے اِس قول سے جو معاذ کو آپنے فرمایا ہے کہ لوگون کو مونہہ کے بل آگ مین انکی زبان کی کٹی ہوئی باتین ہی ڈالینگی”۔ غافل ہے۔ اور امام جعفر شیزاماری نے بسند متصل تا بامام آپ سے نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے کہ بخدا اُس شخص نے ہمپر افترا کیا جو کہتا ہے کہ ہم قیاس کو نص پر مقدم کرتے ہین کیا نص کے ہوتے ہی قیاس کی حاجت ہے۔

اِس جواب کی تائید مین آپ نے بصفحہ ۴۷ وہ کلام جسکا ہمنے حوالہ دیا ہے اور اسمین یہہ پایا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ کو درایہ کی نسبت احادیث کم پہنچی ہین **فرمایا** ہی انکا اصل کلام

واعتقادنا واعتقاد كل منصف فى الامام ابى حنيفة رضى الله عنه بقرينة مما رويناه انفا عنه من ذم الراء والتبرى منه ومن تقديمه النص على القياس انه لو عاش حتى دونت احاديث الشريعة بعد رحيل الحفاظ فى جمعها من البلاد والثغور وظفر بها لاخذ بها وترك كل قياس كان قاسه وكان القياس قل فى مذهبه كما قل فى مذهب غيره بالنسبة اليه لكن لما كانت ادلة الشريعة متفرقة فى عصره مع التابعين وتبع التابعين فى المدائن والقرى والثغور كثر القياس فى مذهبه بالنسبة الى غيره من الائمة ضرورة لعدم وجود النص فى تلك المسائل التى قاس فيها بخلاف غيره من الائمة فان الحفاظ كانوا قد رحلوا فى طلب الاحاديث وجمعها فى عصرهم من المدائن والقرى ودونها فجاوبت احاديث الشريعة بعضها بعضا فهذا كان سبب كثرة القياس

یہ ہے۔ ہمارا اور تمام منصفون کا اعتقاد امام ابوحنیفہ رح کی نسبت بقرینہ ان باتون کے جو ہمنے اُن سے نقل کی ہین (یعنی رائے سے بیزار ہونا اور حدیث و قرآن کو قیاس پر مقدم کرنا) یہ ہے کہ اگر وہ جیتے رہتے یہانتک کہ حدیث نبوی جمع ہوتین بعد سفر کرنے حفاظ حدیث کے اسکے جمع کرنیکے لئے شہرون اور سرحدون مین اور اُن احادیث کو امام ابوحنیفہ پاتے تو انکو لے لیتے اور تمام قیاسون کو جو کر چکے تھے چھوڑ دیتے اور اُن کے مذہب مین قیاس کم ہوتا جیسے اَورون کے مذہب مین انکی نسبت کم ہے ولیکن جبکہ دلایل شریعت (یعنی احادیث) ان کے زمانہ مین تابعین و تبع تابعین کے ساتھ شہرون اور بستیون اور سرحدون مین متفرق تھے تو اُن کے مذہب مین بہ نسبت اور امامون کے قیاس زیادہ ہوا ضرورت کے سبب اسلئے کہ جن مسایل مین انہون نے قیاس کیا انہین نص نپائی۔ بخلاف اور امامون کے اُنکے زمانہ مین حدیث کی حافظون

فی مذهبه وقلته فی مذهب غیره

(میزان شعرانی صفحہ ۲۷)

لیے شہرون اور بستیون مین حدیث جمع کرنیکو سفر کیئے اور احادیث کو جمع کیا۔

مولوی عبد الحیّ صاحب لکھنوی نے بھی اسی عبارت میزان کبریٰ کو اپنے رسالہ النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر کے صفحہ ۱۸ مین نقل کیا ہے

اقول تفرق الناس من قدیم الزمان الی هذا الآوان فی هذا الباب الی فرقتین فطائفة قد تعصبوا فی الحنفیة تعصّباً شدیداً والتزموا بما فی الفتاوی التزاماً شدیداً وان وجدوا حدیثاً صحیحاً او اثراً صریحاً علی خلافه زعموا انه لو کان هذا الحدیث صحیحاً لاخذ به صاحب المذهب ولم یحکم بخلافه وهذا جهل منهم بما روت الثقات عن ابی حنیفة من تقدیم الاحادیث والآثار علی اقواله الشریفة فترک ما خالف الحدیث الصحیح رای سدید وهو عین تقلید الامام لا ترک تقلیده وطائفة زعموا ان الامام قاس علی خلاف الاجتهاد وهجر ما ورد به الشرع والآثار فظنوا فی حقه ظنوناً سیئة واعتقدوا عقایداً قبیحة ومطالع المیزان لهم مانع ولاوهامهم دافع فیتخذ العاقل مسلک البین

اور اسکی تائید مین فرمایا ہی۔ مین کہتا ہون لوگ پرانے زمانہ سے ابتک دو فرقے ہو رہے ہین ایک فرقہ تو حنفیون مین سخت متعصب ہے اُنہون نے فتاوون کو پکڑ رکہا ہی اور وہ اگر کوئی حدیث صحیح اُن کے خلاف مین پاتے ہین تو کہتے ہین یہہ حدیث صحیح ہوتی تو ہمارے مذہب کا امام اسکو لے لیتا اور اِس کے برخلاف حکم نہ دیتا اور انکی یہہ بات انکی جہالت ہے اس بات سے جو ثقہ لوگون نے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے کہ وہ اپنے اقوال سے حدیث کو مقدم سمجھتے۔ پس قول امام خلاف حدیث کو چھوڑ دینا بہت درست رای ہے اور یہ عین تقلید امام ہے نہ ترک تقلید۔ اور ایک فرقہ یہ خیال کرتا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے حدیثون کو عمداً چھوڑ کر اپنا قیاس کیا ہے سو انہون نے اُن کے حق مین بدظنی کی اور انکی نسبت بُرا اعتقاد جمایا۔ کتاب میزان کبری

ویہجر طریقۃ الطائفتین انتہی -
(النافع الکبیر لمن یطالع جامع الصغیر)

کا مطالعہ دونون فریق کو نافع ہی اور اُن کے وہمون کو دافع - دانا کو چاہیے کہ بیچ کی چال اختیار کرے اور ان دونو فریق کی راہ چھوڑ دے''۔

اور **نواب صاحب بھوپال** نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مناقب و فضایل رسالہ جلب المنفعہ مین بہت بیان کئے ہین جس کلام کا ہمنے اپنے خط مین حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے جو اس رسالہ کے صفحہ ۲۶ مین مرقوم ہے - آپ چارون اماموں کا ذکر خیر کرکے فرماتے ہین - غرضکہ این ہر چہار امام مجتہد از مردم زمان خیریت اند و متصف بودند بفضائل کثیرہ و مناقب شریفہ - و ہر یکے در وقت خود نظیر خویش در علم و عمل و فضل و کمال نداشت "تا آنکہ مقلدین ایشان و تابعین آنہا کتابہا در محامد و مکارم ایشان ساختہ و پرداختہ اند مثلاً" در مناقب امام ابوحنیفہ شانزدہ کتاب مستقل تالیف یافتہ کہ نامش در اتحاف النبلا مذکور ست و قریب بست و ہشت کس از اہل علم ذکر شریفش در کتب خود ایراد کردہ اند و ہر کہ در ترجمہ وے ذکر قلت علم نحو یا ضعف او در حدیث نوشتہ مقصودش ازین عبارات نہ اظہار طعن و جرح ست بلکہ بیان واقع زیرا کہ مطاعن را در ساحت فضل او گنجایش نیست و جرح چنین بزرگواران اگر از راہ نفسانیت آید و از تعصب خیزد محاربہ باشد با خدا چہ دشمنی اولیاء خدا موجب سخط او سبحانہ تعالی ست و وے منتقم ست از کسیکہ بنظر استخفاف یا استکراہ یا سوء ظن یا بے ادبی بسوئے وے یا امثال وے نظر کنند وگر گفتیم کہ وے قلیل النحو بود یا قلیل الروایات این معنی ماحی دیگر علوم و فضائل وے کہ متفق علیہ جماعہ اہل اسلام ست نمیتواند شد آن کیست کہ در وے خللی یا نقصی من وجہ نبودہ ست صحابہ کہ افضل امت اند باجماع امت در ایشان ہم کسے گذشتہ کہ قلیل العلم بود و از بسیاری احادیث خبر نداشت پس اگر امام اعظم ہم در رنگ آن اصحاب کہ از ایشان جز دو سہ یا چند حدیث مروی نشدہ روایت حدیث کم کرد کدام قباحت ست و علم نحو از ایجادات مرتضوی ست رضی اللہ عنہ

ہمگی صحابہ مزاولت این علم بروجہ حادث نکردہ اند بلکہ خود آنان را بر نام ونشان این علم وقوف دست
بہم دادہ ہر کہ امثال این امور را محمول بر ازدراء آن امام مقبول میکند سخت نامعقول است
وے ہیچ قدر خیر قرون نشناخت وقیاس غائب بر حاضر ساخت رد تقلید وے با تقلید
دیگرے وانکار بران لاسیما نزد مصادمت سنت صحیحہ وخلاف حدیث محکم امرے دیگرست
وانتقاص بر ائمہ عالیقدر امر دیگر۔ اول حق صریح ست وثانی باطل قبیح با آنکہ عذرہائے صحیح
از طرف ایشان ودیگر ائمہ مجتہدین در اول کتاب از زبان شیخ الاسلام رحمہ سابق شدہ
وبا اینہمہ معاذیر حالا گنجایش کدام تقصیر در فضل کبیر ایشان باقی ست شک نیست
کہ بعض مقلدین حنفیہ درین باب چنان زعم کنند کہ منکر تقلید ایشان مزدری ایشان است
حالانکہ چنین نیست ولازم مذہب مذہب نباشد واگر جاہلے کہ غافل از مزایاے حضرت
امام ہمام ست وعاطل از زیور انصاف چنین کردہ وگفتہ باشد جز آنکہ نامہ اعمال خود را سیاہ
کردہ چیزے دیگر نیست ہ

واذا اتتک مذمتی من ناقص ٭ فہی الشہادۃ لی بانی کامل (انتہی فی جلب المنفعۃ)

اس خط وجواب کو جوان شہادات وتائیدات اکابر حنفیہ واہلحدیث سے موید ومستند ہے ہمارے دوست مشیر قیصر نے نقل تو کیا اور اسکی تصدیق وتائید مین ایک دو جملہ مدحیہ (مرحبا۔ مین اسکی مکرر تصدیق کرتا ہون وغیرہ) سے ہمکو ممنون بھی فرمایا مگر اصل اعتراض توہین امام سے ہمکو بری نہ کیا۔ اور ہمارے خط کے ذیل مین بطور نوٹ دو ایک جگہہ یہہ حاشیہ لگادیا کہ تمام حنفیہ اس قلت حدیث کو جو خلاف واقع ہے اور امام صاحب کی نسبت کہا گیا ہے) توہین سمجھتے ہین چاہیے آپکی یہ غرض نہ ہو جناب نے اس قلت کو تسلیم کرلیا تو (امام صاحب کی) حمایت کیا ہوئی ٭

خاکسار اس کے جواب مین تطویل پسند نہین کرتا صرف ناظرین کو یہہ جتایا چاہتا ہے کہ ہمارے دوست کا یہہ کہنا کہ تمام حنفیہ اسکی توہین سمجھتے ہین ایک ایسی بات ہے

جسکو آپ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ **تمام حنفیہ** سے آپکی مراد اس وقت ناواقف ہین تو انکی بات لائق اعتبار نہین۔ اگر علماء مراد ہین تو ہین نہین سمجھتے کہ وہ کون ایسا عالم ہوگا جو اس امر واقعی کو توہین سمجھیگا میرے دوست (اڈیٹر مشیر قیصر) اپنے ہی شہر کے معزز حنفی مولوی محمد عبد الحی صاحب لکھنوی کو (جو سو حنفیون بلکہ ہزارون کے برابر ہین) دیکھہ لین انہون نے کس تشریح کے ساتھہ میزان شعرانی کی عبارت نقل کی ہے اور اسکے موافق اپنی راے ظاہر فرمائی ہے **کیا وہ** جناب کے نزدیک حنفیہ مین نہین ہین؟ یا اہل علم نہین یا اُن کے فیصلہ پر آپکو اعتماد نہین؟ یہہ باتین ہم کیونکر تسلیم کرین جب ہم انکی نسبت آپ کے اخبار نمبر ۴۹ جلد ۷ مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۸۳ء یہہ الفاظ اسوقت پڑہ رہے ہین۔

"جناب مولوی عبد الحی صاحب اس ہفتہ مین حیدر آباد دکن تشریف لیجانیوالے تہے آپ کی تشریف لیجانے سے لکھنو مین اندہیرا ہوگیا نہ صرف جامع مسجد کے نمازیون کو صدمہ ہے بلکہ تمام اہل علم اور سیکڑون فارغ التحصیل طلبہ سناٹے مین ہین کیونکہ بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس مرتبہ آپکا قیام حیدر آباد مین زیادہ ہو"۔

ان الفاظ جناب کو پڑہنے کے بعد ہم کبہی یقین نہین کر سکتے کہ آپ مولوی محمد عبد الحی صاحب کو عالم حنفی المذہب نہین جانتے یا اِن کے فیصلہ واقرار کا اعتبار نہین کرتے لاجرم یہی کہنا پڑیگا جو آپنے فرمایا ہے کہ تمام حنفی اس اعتراف قلت حدیث کو توہین سمجھتے ہین بے سوچے آپکی قلم سے نکل گیا ہے یا ہم اسکا مطلب نہین سمجھتے ؛

اب ہم اس فیصلہ و محاکمہ کو نقل کرتے ہین جو اڈیٹر اخبار **جریدہ روزگار** نے ہمارے اس **خط** کے شایع ہونے سے پیشتر خط اول مندرجہ نمبر ۴ مشیر قیصر اور نمبر ۷ جلد ۶ **اشاعۃ السنہ** ہی کو دیکہکر جریدہ روزگار نمبر ۴۶ جلد ۹ مطبوعہ ۱۷ نومبر مین شایع کیا ہے۔

محاکمہ

بحمد اللہ مشیر قیصر مطبوعہ ۶ نومبر مین ایک خط جناب مولانا مولوی **محمد حسین صاحب** لاہوری کا مع راے اڈیٹر مشیر قیصر نظر سے گذرا چونکہ اہل اخبار کا کام دیانت داری راست شعاری انصاف پسندی ہے ہمنے بنظر منصفانہ اُن دونون تحریرون مین غور کیا توبسبب شہادت واعتراف جناب مولوی صاحب لاہوری یہ بات کُھلم کُھلی نظر آئی کہ طرف ثانی کی جنکی یہہ فہرست ہی -

اول - گروہ اہلحدیث ایک فرقہ جدید ہے -

دوم - یہہ لوگ تصانیف مین جناب امام اکرم سیدنا امام اعظم رحمت اللہ علیہ پر طعن کرتے ہین -

سوم - جناب مولوی محمد حسین صاحب کی تصانیف مین ایسی باتین لکھی جاتی ہین جنسی کروڑہا آدمیون کی دل شکنی متصور ہے اِن تینون مطاعن کے دفع مین جناب مولوی صاحب ز†نہائت صاف دلی انصاف شعاری سے اپنے مذہب کو چھپانے کیلیے جو کچھہ نوک زیر قلم فرمایا ہے قرین صدق معلوم ہوتا ہے سچ ہی کہ ان لوگون کی تصانیف مشہورہ مین ایسی باتین موجود نہین ہمنے اُنکی ذی علم اتباع سے جو قطعہ مدراس مین سکونت گزین ہین بارہا دریافت کیا تو وہ لوگ بہی معاندین وطاعنین امام پر لاحول پڑہہ گئے اِس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگون کا مسلک یہ نہین -ہان جناب مشیر قیصر کا استدلال ظفر مبین سے بادی النظر مین تو مناسب معلوم ہوتا ہے مگر بعد تحقیق یہہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ طعن کسی فرقہ پر بطور عموم اُسوقت مین درست ہی کہ جب اُن کے پیشوا مجوز و مقرر و محرر اُن امور کے ہون - صاحب ظفر المبین کچھہ ایسی ذی منزلت ناصر جماعت اہلحدیث کے پیشوا نہین نہ کوئی ذی علم عامل بالحدیث انکی افراط وتفریط کو

---

† جریدہ روزگار مین بھی نقد ہی مگر شاید یہ سہو کاتب ہوا ور صحیح الفاظ یہ نہ تھے -

پسند کرتا ہی جو اُن کے باعث سب اہلحدیث ہدف نشانہ ملامت ہین استثنا مولوی صاحب لاہوری کا ہمارے صواب دید مین باموقع بات ہی اگر جناب مہتمم صاحب مشیر قیصر کارفرمائی اندک تدبر ہون تو ضرور اسکی راستی کا نور اُن کے پیش نظر ہوگا۔

اللہ اللہ ایسے زمانہ مین کہ علم کا قحط فہم کا کال مرۃً بعد اُخرے رونما ہوا وجود اہل علم وفہم کا ایک دولت غیر مترقبہ تصور کیجاتی ہے خصوصاً صاحب ذی علم کے عمدہ تصانیف فارسی و عربی و ہندی سے بیخکنی شرک و استیصال بدعت و اثبات توحید و اقامت سنت و ترویج و تشییع عُلوم و فنون متنوعہ و ابطال مذاہب باطلہ فلاسفہ و نیچریہ و معتزلہ و جہمیہ ہو نہایت ہی مغتنم ہے۔

بجائے شکر اُن کے احسانات کے اُن سے اُلٹا گلہ کہ اونہون نے اپنی تصانیف مین **مزجات** کا لفظ لکہا ہے غیر صحیح ہے اِسلئے اول تو لفظ مزجاۃ بحسب لُغت و محاورہ طعن پر دلالت نہین کرتا قطع نظر اِسکے یہ طعن بہ نسبت نوّاب صاحب دام اقبالہ کے اُسوقت صحیح ہوتا جب ائمہ متقدمین حدیث سے کوئی اُسکو نہ لکہتا ہو۔ **بخاری** نسائی اور کتنے حضرات کا نام لین یہہ سب کے سب اپنی تصانیف مین ایسے الفاظ زیب رقم فرمائے ہین جنکی نقل نوّاب صاحب نے بہی کی ہے پس ہماری دانست مین اسطرح کا لفظ اُٹھانے مین صاحب **مشیر قیصر** کیون مساعی جمیلہ صرف فرماکے ایسی تراجم ائمہ حدیث سے پیش نہین کرتے جنہین امام رضی اللہ عنہ کا سب سے اعلم بالحدیث ہونا مذکور ہو۔ اگر ایسے تراجم بسعی مہتمم صاحب مشیر قیصر در جواب ناقلین لفظ مزجات پیش کرین تو ہم بہی جو ایک مضبوط حنفی ہین اسکا شکریہ ادا کرین گے اگر یہ بات متعذر ہی تو سکوت بہتر صاحب **اشاعۃ السنہ** کی تحریرات رائقہ وقت بوقت ہماری نظر سے گذرا کرتی ہین آجتک اُن کی کسی منصفانہ تحریر مین بہ نسبت امام جلیل القدر کے بے ادبی دیکہنے کا اتفاق نہ ہوا۔ پہر قلت حدیث پر نکتہ چینی کا جواب وہی ہے جو گذرا۔ ہم معاصر صاحب

مشیر قیصر کی خدمت مین عاجزانہ التماس کرتے ہین کہ آپ براہِ انصاف شعاری تاریخ ابن خلکان مین ترجمہ امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ دیکھیے ؎ حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را۔

(جریدہ روزگار نمبر ۴۶ جلد ۹)

تتمہ جواب طعن توہین امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ

جواب طعن توہین امام والامقام ہنوز چھپکر شائع نہ ہوا تھا کہ جناب **مشیر قیصر** اپنا پرچہ نمبر **۴۵** جلد ۷ مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۱۸۸۳ء جسمین وہ ہمارا طاعن امام و توہین کنندہ ہونا اپنے خیال مین ایسا ثابت و مدلل کر چکے ہین کہ اسکے صلہ مین ایک ہزار روپیہ انعام کی خواستگار ہین لیکر آموجود ہوئے۔ **اِس کے جواب** مین جو کچھ ہمنے بطور **خط** اس دوست کے نام لکھا ہے اُسکو اسی سلسلہ اور اسی موقعہ پر درج کرنا مناسب خیال کرتے ہین تاکہ ناظرین منصفین کو خیال و دلائل فریقین پر پوری اطلاع ہو اور اِسپر اپنی منصفانہ راے ظاہر کرنیکا آسانی سے موقع ملے۔ وہ خط یہہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے معزز کرم فرماے اڈیٹر اخبار مشیر قیصر صاحب

سلام علیکم۔ آج آپ کے اخبار نمبر ۴۵ مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۱۸۸۳ء مین مولوی وکیل احمد صاحب کا دوسرا مضمون میری نظر سے گذرا جسمین مولویصاحب نے میری اس بات کا کہ "علماء اہلحدیث مین امام ابو حنیفہ صاحب کا طاعن و توہین کنندہ کوئی نہین ہے" جواب دیا ہے اور اپنے خیال مین یہہ ثابت کر دیا ہے کہ "اِس گروہ کے عُلما امام صاحب کی توہین ضرور کرتے ہین"۔

مین اِس مضمون کا جواب مفصل لکھنا چاہتا ہون مگر اِس سے پہلے ایک مجمل جواب کوشش کرتا ہون اگر مولوی صاحب مذکور نے اس اجمالی جواب کی طرف توجہ کی اور جو اُنکو

اخیر میں شروط خطاب معروض ہونگی اُنکی پابندی آپ سے ہوئی تو آیندہ جواب مفصل معروض ہوگا ورنہ سلام عرض کیا جائیگا۔

جواب اجمالی

مولویصاحب مذکور نے علماء اہلحدیث کے طاعن و توہین کنندہ ہونیکے ثبوت میں **فرمایا** ہے کہ اشرف الاشراف لوگون کی توہین **پانچ قسم** ہوتی ہے۔ (۱) اول اُن کے اوصاف کمال کو مٹانا (۲) اُن کے اوصاف کمال کو عیب قرار دینا (۳) اُن کے **مسلک و مذہب** پر معترض ہونا (۴) ان کے حقمین لوگون کے اقوال طعن و توہین نقل کرنا (۵) ان کے پیروان و تابعین کی توہین کرنا۔ اِسکے بعد فرمایا ہے کہ ان سبھی اقسام کی توہین بحق امام صاحب علماء اہلحدیث نے کی ہے۔

قسم اول و دوم کی توہین امام تو مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی ہے جبکہ معیار مین امام صاحب کے تابعی ہونے سے انکار کیا اور ان کے بوقت شب ہزار رکعت پڑہنے پر تعجب کیا اور اسکو مٹایا اور بدعت ٹھرایا۔

قسم سوم کی توہین امام خود تمنے (خاکسار کو فرماتے ہین) کی ہے جبکہ مسایل مذہب حنفی پر معترض ہوئے اور ان کے خلاف مین انعامی اشتہار جاری کئے **قسم چہارم** کی توہین امام ایک اور شاگرد مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے کی ہے چنانچہ رسالہ قلب الاطمینان مین اُس نے کہا ہے کہ امام بخاری و امام غزالی و شیخ عبدالقادر جیلانی رحہ نے امام ابوحنیفہ کی توہین و تحقیر کی ہے پہر اِس قسم کی توہین کے رد مین اور امام بخاری کے معترض ہونے کے جواب مین مولویصاحب مذکور نے فرمایا ہے اگر کہا جاوے کہ صرف اعتراض موجب تحقیر ہے تو ہم کہتے ہین کہ اعتراض سے تحقیر نہین ہوتی (یہہ بعینہ جناب کی الفاظ ہین ناظرین انکو یاد رکہین یہ آپ ہی کے جواب مین کام آنیوالے ہین) **قسم پنجم** توہین امام صاحب مولانا محمد اسمعیل مرحوم نے تنویر العینین

تنویر العینین

ہیں اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب نے **معیار** مین کی ہے کہ ان کے پیروان کو برا کہا ہے۔

خاکسار ملتمس ہے کہ خدا کے فضل و تائید سے مولوی صاحب کے بیان سے یہہ تو کس و ناکس کو ثابت ہوگا کہ گروہ اہلحدیث کے ان علماء نے جنکو مولوی صاحب نے طاعن امام ٹھہرایا ہے امام صاحب کی ہرگز توہین نہین کی مولوی صاحب نے ان کے قولون اور فعلون سے یہہ توہین استنباط کی ہے۔ پھر یہہ استنباط صحیح بھی ہوا تو ان علماء کی طرف توہین امام کا الزام نہ عاید ہو سکیگا۔ جبتک یہ ثابت نہ ہو کہ انہون نے اسی غرض و نیت توہین سے وہ اقوال کہے اور افعال کئے ہین ممکن ہے کہ ان کی یہ غرض و نیت نہ ہو گو ان کے قول و فعل سے یہ توہین نکلتی ہو اور اگر یہہ استنباط غلط نکلا تو ان پر یہہ الزام توہین صریح اتہام متصور ہوگا۔

جہانتک غور و انصاف سے کام لیا جاتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ استنباط مولوی صاحب صحیح نہین ہے اور منجملہ ان اقسام توہین کے کسی قسم سے (بجز قسم چہارم جسکی وقوع مین ہنوز تامل ہے اور در صورت وقوع اسکے حکم مین تفصیل ہے جو عنقریب مذکور ہوگی) توہین ثابت نہین ہوتی اور توہین امام کا الزام علماء حدیث پر کسی وجہ سے قایم نہین ہو سکتا۔

مین پہلے توہین قسم سوم کا توہین نہ ہونا ثابت کرتا ہون اور بمقتضای نفسی نفسی پہلے اپنے آپ کو توہین امام والامقام سے بری کرتا ہون اسکے بعد اور اقسام توہین کا توہین نہ ہونا ثابت کرونگا۔

مین صاف اور صریح اقرار کرتا ہون کہ بیشک مین امام والامقام کے بعض مسایل مذہب پر معترض رہا ہون اور اب بھی ہون اور آیندہ بھی تا زیست رہونگا **مگر** مین اس امر کو امام صاحب کی توہین نہین سمجھتا بلکہ اسمین عین ان کی وقعت

اور انکی وصیت کے متابعت تصور کرتا ہون کسیکی کلام مین بحث و نظر کرنا (صحابی کا کیون نہ ہو) عین اسکی وقعت کی دلیل ہے۔ جس شخص کو کوئی حقیر سمجھتا ہے اُسکی کلام کی طرف بطور رد و قدح بھی التفات نہین کرتا۔ اور آپ کے اس معنی کی **وصیت** اکابر حنفیہ نے نقل کی ہے۔ شیخ عبدالوہاب شعرانی حنفی+ نے **میزان کبرے** مین اور شیخ **عبدالحق** دہلوی حنفی نے **تحصیل التعرف فی معرفہ الفقہ والتصوف** مین جناب امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے کسیکو حلال نہین ہے کہ میرے قبول پر فتوے دے جبتک یہ جان نہ لے کہ مینے کہان سے کہا ہے اور جب آپ فتوے دیتے فرماتے جو کچھ ہم کہتے ہین ہماری راے ہے ہماری قدرت کے موافق یہی بہتر ہے۔ جو اس سے بہتر پاوے وہ پیش کرے ہم اسکو قبول کرتے ہین۔

> وكان يقول حرام على من لم يعرف دليلي ان يفتي بكلامي وكان اذا افتى يقول مراي ابي حنيفه وهو احسن ما قدرنا عليه فمن جاء باحسن منه فهو اولى بالصواب۔
>
> (میزان شعرانی صفحہ ۶۳ و شذری تحصیل التعرف)

اور اسی **وصیت** امام پر سینکڑون بلکہ ہزارون اتباع امام خصوصًا اُن کے تلامذہ والا مقام کا عمل پاتا ہون وہ بہت مسایل مین امام صاحب کی مسلک پر معترض ہو کر مخالف ہو گئے حتّٰے کہ انہی کی مذہبی کتابون مین یہہ مسئلہ درج ہوا کہ امام صاحب کے شاگردون نے دو تہائی مذہب مین امام صاحب کا خلاف کیا ہے **اور اگر آپ اس فعل** کو توہین سمجھتے ہین اور سب علماء انکو امام صاحب کا طاعن و توہین کنندہ خیال کرتے ہین تو لیجیے مین آپ کو اس خیال کی غلطی آپ ہی کے کلام بلاغت نظام سے (جسکو مین ابھی نقل کر چکا اور ناظرین سے اسکی یاددہی کی التجا کر چکا ہون) ثابت کر دکھاتا ہون۔ اور اس کلام کو پھر بہ قلم جلی نقل کرتا ہون۔ آپ فرماتے ہین اگر یہہ کہا جاے

+ امام شعرانی حنفی کو کہنے پر جھٹ اعتراض نکریگا اسکو اکابر علماء نے حنفی کہا ہے۔

کہ صرف اعتراض موجب تحقیر ہے تو ہم کہتے ہین کہ اعتراض ہی تحقیر نہین ہوتی"۔ اِس منصفانہ کلام پر (جس نے مجھے امام صاحب کی توہین کے الزام سے بچایا) مین مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون مگر ساتھہ ہی اسکے اسبات کا سخت شاکی ہون کہ آپنے یہ کلام تحریر فرمایا تہا تو توہین قسم سوم کو کیون نہ کاٹ دیا اب بہی مولویصاحب کی منصفانہ طبیعت سے امید ہے کہ اِس قسم توہین کو اپنے مضمون سے نکال ڈالین گے اور مجھے توہین امام سے برأت کا سارٹیفکٹ عطا فرمادینگے۔

بقیہ اقسام توہین سے **قسم چہارم** توہین مین تو مین زیادہ بحث کرنا نہین چاہتا جب تک کہ اس رسالہ (قلب الاطمینان) کو جسمین وہ توہین پائی جاتی ہے دیکھہ نہ لون۔ **وہ** رسالہ اگر چھپ چکا ہے تو مولوی صاحب مجھے اسکے مولف اور مطبع کے نام سے مطلع فرمادین مین خود رسالہ منگوا کر دیکھہ لونگا۔ اور اگر وہ ایک ہی قلمی نسخہ ہے جو مولویصاحب کے پاس ہے تو اُسکو آپ بذریعہ رجسٹری ارسال فرمادین مین اُسکو دیکھکر واپس کردونگا۔ اور جو اس کے نسبت مناسب سمجھونگا کہونگا **ہان** بالفعل اتنا کہتا ہون کہ اگر اس رسالہ کے مولف نے امام صاحب پر کوئی علمی محدثانہ یا فقیہانہ اعتراض کیا ہے یا اِس قسم کا اعتراض کسی اور محدث امام کا نقل کیا ہے تو اسمین کچھہ توہین نہین ہے صدر اول سے آجتک اہل علم ایک دوسرے پر اس قسم کے اعتراض کرتے چلے آئے ہین دور نہ جاؤ اپنے ہی مذہب کے اعیان و اکابر کی خبر لو۔ **امام طحاوی** کو (جو رئیس الحنفیہ ہے) دیکھو کس زور و شور سے اپنی کتاب **معانی الآثار** مین امام والامقام پر اس قسم کے اعتراض کرتا ہے جب امام کے قول کی تائید سے رہ چکتا ہے اس کے اس قسم کے الفاظ ہم اسمقام مین نقل کرین تو شائد آپ ہم پر فتوے کفر لگادین۔

امام **طحاوی** نے اپنی اسی روش پر صاف کہدیا ہے کہ کیا مین امام ابو حنیفہ کا ہر بات مین معتقد ہون۔ ہرگز نہین۔ ہر بات مین

نقل کیا حافظ ابن حجر فی لسان المیزان ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عن الطحاوی انہ قال او کلما قال ابو حنیفۃ اقول بہ و ہل یقلد الا غبی او عصی فطارت هذه الکلمۃ بمصر حتی صارت مثلاً

مقلد تو وہی ہو گا جو متعصب یا غبی (کودن) ہو گا۔ یہہ بات اُن کی مصر مین اڑ گئی اور بمنزلہ ضرب المثل ہو گئی۔ یہہ قول آپ کا حافظ **ابن حجر** نے کتاب **لسان المیزان** مین نقل کیا ہی اور اُسے شیخ محمد حیات حنفی رسالہ **ایقاف** مین لائے ہین اور اگر اِس رسالہ کے مؤلف نے امام صاحب پر اُس قسم کے اعتراض و طعن جو انکی دیانت و امانت و استقامت مین خلل انداز ہون خود کئے یا اورون سے بلا رد و قدح نقل کئے ہین تو اس نے بہت بُرا کیا ہے اِس رسالہ کو دیکھکر مین اسکی مولف کی خبر لون گا اور آپ سی بڑھکر امام والا مقام کی حمایت و نصرت کرونگا اور اُس شخص سی وُہی معاملہ کرون گا جو کہہ چکا ہون اور **قسم اول** کا توہین نہ ہونا خود آپ ہی کے کلام سے ثابت ہی۔ آخر امام **جلال الدین** سیوطی سے نقل کیا ہے کہ اُنہون نے آنحضرت کے کل جسم کہاہی نہ دینے کی روایت کو رد کیا ہی اور آنحضرت کی معجزہ اثر قدم کو بھی نہین مانا۔ باایہمہ انکار فضایل اپنے انکو توہین و انکار سی بری کرنیکے لئے فرمایا ہے کہ ”نفس بحث ایسی علماء سی جو آنحضرت صلعم کے ثنا خوان ہین یا امام کے مداح نہ مستلزم انکار فضایل سرور عالم ہے نہ مستلزم انکار“ اور یہہ انکا عین اسبات سی اقرار ہی کہ جس امر کو (خواہ وہ کیسا ہی وصف کمال ہو) کوئی آنحضرت خیر الانام یا کسی امام مین ثابت نہ جانتا ہو اُسکی نفی و انکار سی وہ انکار توہین کنندہ نہین بنتا۔ اِسکے بعد جو آپ نے مولف معیار کو نفی متابعت مین امام کا توہین کنندہ بنانے اور اُس کے اس فعل کو فعل امام سیوطی کے مخالف و مغایر ٹھہرانے پر یہہ دلیل بیان کی ہے کہ مولف معیار نے امام صاحب کی تقلید کو شرک قرار دیا ہی اور اُن کے مسایل مستخرجہ کو مخالف قرآن و حدیث لکھا ہی لہذا انکا متابعت امام کو مٹانا بجز توہین اور کچھ نہین ہو سکتا۔ یہ خود دعوی ہی بلا دلیل ہے جسکا ثبوت ہنوز آپ کے ذمہ ہے۔ امام صاحب کے بعض مسایل پر معترض ہونا اور انکو کسی حدیث کے مخالف سمجھکر ترک کرنا (ہم ابھی بیان کر چکے ہین) عین متابعت امام ہے

اورجس تقلید (بمقابلہ نصوص) کو مولف معیار نے شرک کہا ہے اسکو کسی امام اور محقق پیرو امام نے جایز نہین کہا پس ایسی تقلید کو شرک قرار دینے مین امام کی توہین کیونکر متصور ہے۔ یہ توہین امام تو آپ ہی کے خیال و مقال سی نکلتی ہی **مؤلف معیار** کی کلام مین تو اسکا نام و نشان پایا نہین جاتا۔ آپ مرد میدان ہین تو مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی کلام سے کوئی لفظ ایسا نکال کر دکہائین جسمین حقیقۃً امام کی توہین پائی جاتی ہو۔ آپکے فہم و استنباط کو اسمین دخل نہو ہم **معیار الحق** مین جابجا امام صاحب کی تعریف و تنزیہ پاتے ہین توہین و تحقیر کا تو کوئی لفظ نہ اس کتاب مین ہی نہ مولانا ممدوح کی کسی اور تالیف مین **معیار الحق** کے خطبہ ہی مین امام صاحب کو معہ باقی تینون اماموں کے دین اسلام کا عناصر قرار دیا اور صاف کہا ہے کہ "یہ چارون امام قوام دین اسلام کے لیے بمنزلہ عناصر اربعہ ہین ان کے معاون دین ہونے مین بجز معاند کوئی منکر نہین ہے" اور اسکے صفحہ ۵ مین بجواب دعوی تابعیت امام کہا ہے۔ "ہر چند فضایل سے امام† صاحب کے ہمکو عین عزت اور فخر ہے اسلئے کہ وے ہمارے پیشوا ہین اور ہم اُن کے امر حق مین پیرو ہین لاکن اُن فضایل سے جو فی الواقع بھی ہون اور ساتھ اسناد صحیح کے ثابت ہون نہین تو جہوٹی تعریف شعبہ رفض کا ہے کیونکہ وہ لوگ اسی مرض سے ہلاک ہو گئے ہین اور رافضی ٹہرائے گئے ہین اسلئے ہم پر ضرور ہوا کہ اسباب کی بہی تحقیق کرین کیونکہ اسمین کچی کچی باتین جو پایۂ تحقیق سے نزدیک علماء محققین ثقات کی دور ہین بہر رہی ہین اور اسمین امام صاحب کے تابعی ہونیکا دعوی کیا ہے اور واسطے اثبات [illegible]

> وعلی سائر اُمة سیما الائمة الاربعة الذین هم
> لقوام دینه کالعناصر الاربعة ولا ینکر
> غیر المعاند کون کل واحد منهم له معوناً وظهیراً
>
> (خطبہ معیار ص ۲)

---

† اس لفظ سے ہرگز کہین توہین نکال لیجیے گا اجتہادی مسایل حق و خطا دونو مین دایر و متردد ہوتے ہین
حق دایر ہونیکا مسئلہ چہوٹی بڑی کتب اصول مین مرقوم ہے ۱۲

کی احادیث موضوعہ اور معلقہ اور قصص واہیات وارد کئے گئے ہین اور اُسمین کچہہ امام صاحب کی کسر شان اور مذمت نہین ہے اسلئے کہ انکی فضیلت تابعی پر موقوف نہین انکا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی ہے ان کے فضایل مین اور آیہ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم زینت بخش مراتب انکی کی ہے اور اکثر ائمہ نقل امام صاحب کے تابعی ہونیکی قایل نہین چنانچہ آگے بیان اِسکا آئیگا"۔

اِس مدح صریح کے ہوتے مؤلف معیار کو طاعنِ امام قرار دینا اور اُسکی نفی تابعیت کو توہین پر حمل کرنا اور اسکے فعل کو امام سیوطی کے فعل سے مغایر ٹھہرانا انصاف کی فتوی سے کب جایز ہے۔ اور قسم **دوم** توہین تب توہین ہو سکتا ہی جبکہ کوئی ایک امر کو عیب قرار دیکر کسی شخص مین ثابت کرے اور جس حالت مین وہ امر معیوب کی اِس شخص سے نفی ثابت کرتا ہی اور اس شخص کو اِس امر معیوب کے لایق نہین سمجہتا تو یہ عین اُس شخص کی توقیر و تعظیم ہے نہ تحقیر و توہین **غایۃ مافی الباب** یہہ کہ اُس شخص کو کسی امر کو معیوب سمجہنے مین خطا پر کہا جاوے سو یہہ امر دیگر ہے اور توہین امر آخر **معیار الحق** مین جو امام صاحب سے عبادات شاقہ کی نفی کی ہے تو اسی طرز و اصول پر کی ہے جسمین امام صاحب کی تعظیم و توقیر صرف مفہوم ہوتی ہے بلکہ صریح طور پر پائی جاتی ہے **اسکے صفحہ ۱۶** مین صاحب تنویر کا یہ دعوی کہ "امام صاحب رات بہر مین ہزار رکعت پڑہتے اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑہتے وغیرہ وغیرہ" نقل کرکے کہا ہی یہ سب واہیات ہی اور موجب ذم کا ہی نہ یہ کہ مدح کا باعث ہو اور جناب امام کی تو یہہ شان نہین ہی کہ ایسی تکلیف شاق اور بدعات کو اُنکی طرف نسبت کیا جاے۔ **اس کے** بعد اسمین ان امور کا بدعات ہونا ثابت کیا ہے **ولیکن** ہمکو اِس مقام مین یہ بحث نہین کہ وہ اِس ثبوت مین حق پر ہین یا خطا پر اِس عبارت سے اتنا تو کس و ناکس کو سمجہ مین آتا ہی کہ وہ اِن امور کو عیب سمجہکر امام صاحب کو اِن سے بچاتے اور بری کرتے ہین اور یہہ عین توقیر ہے نہ توہین۔

قسم پنجم توہین تو آپ کے محض تخمین ہے نہ معیار ہین اتباع امام کی کہین توہین پائی جاتی ہے نہ تنویر العینین مین جنکی وہان توہین ہے وہ امام صاحب کی اتباع ہی نہین ہین اگر ایسے مدعیان اتباع مصداق ع بدنام کنندہ نکونامی چند حقیقی اتباع ہوسکتے ہین اور انکی توہین سے توہین متبوع (امام والامقام) متصور ہے تو اس توہین سے روئے زمین کے مسلمین بلکہ رسول امین بلکہ خود خدا رب العالمین نہین بچ سکتے۔ کل مسلمان اور خدا اور رسول نے ایسے بہت لوگون کی توہین کی ہے جو بعض انبیاء علیہم السلام کے اتباع کہلاتے ہین مگر وہ درحقیقت اور خدا و رسول کے نزدیک ان کے حقیقی اتباع نہین ہین۔ مین ابہی انکا نام نہین لیتا کیونکہ آپ کی فتوی توہین و تکفیر سے ڈرتا ہون۔ اس جواب اجمالی کیطرف انکی توجہ ہوئی اور شروط جواب مفصل کی جو مین عنقریب عرض کرنا چاہتا ہون آپنے پابندی کی تو مین ان کے نام ہی ذکر کرون گا۔

شروط جواب مفصل

اوّل آپ اپنی قلم کو الفاظ تحقیر و توہین مخاطبین (جیسے لفظ لامذہب و غیر مقلد وغیرہ) سے روکین۔ کچھ منہ سے تو دکہا دین۔ سب و شتم کی بوچہاڑ سے جنگ آمد بجنگ آمد کا پہلے ہی سے سامان نہ کرین لفظ **لامذہب** کا سب ہونا تو ظاہر ہے کسی ہندو یا عیسائی سے پوچہو گے تو وہ بہی آپ کی تسلی کردیگا لفظ **غیر مقلد** بہی اسی کا ہمرنگ ہے اسکی وجہ آپ دریافت کرنا چاہین تو آپ مشیر قیصر نمبر ۲ جلد ۵ مطبوعہ ۳۱ مئی سنہ ۸۱ء کا صفحہ سات ملاحظہ فرمائین اور اگر آپ ان الفاظ کو توہین نہین سمجہتے اور نیک نیتی سے انکو اپنے مخاصمین کے حقمین استعمال فرماتے ہین تو ہمکو بہی اجازت دین کہ ہم بہی ان الفاظ کو ان ایسے حقمین جنکو ترک تقلید اور عمل بالحدیث مین اپنا ہم مشرب بلکہ مقتدا و رہبر سمجہتے ہین استعمال کرین پہر ہم پہ توہین ائمہ کا فتوی نہ لگایا جاوے۔

مین آپ کے اس مضمون دوم کا جسمین لفظ لامذہب بحق اہلحدیث استعمال کیا گیا ہے یہ جواب اجمالی بہی نہ لکہتا اگر میرا وہ مضمون جو آپکے مضمون اول کے جواب مین لکہا جا کر مطبع مشیر قیصر مین پہنچ چکا ہے شایع ہوتا اور آپ کے ملاحظہ سے گذرتا اور اس کے بعد یہہ لفظ آپ کی قلم سے نکلتا مگر چونکہ آپنے یہ لفظ قبل ملاحظہ اس مضمون کے لکہا ہے اسلیئے اسدفعہ اور صبر کیا اور آپ کے مضمون دوم کے جواب مین قلم اوٹہایا آیندہ ایسا لفظ آپ تحریر مین لاوینگے تو مین یقیناً جان لونگا کہ آپکو احقاق حق اور تحقیق مسایل منظور نہین ہے صرف سب وشتم سنا کر ہمکو بہگانا مدنظر ہے اس صورت مین مین پہلے ہی سے بہاگنے کو تیار رہون اور میدان آپکے لئے چہوڑتا ہون۔ **جناب من** گالیان دینی سب کو آتی ہین کس کے موہنہ مین زبان نہین ہے مگر ہماری یہہ عادت نہین ہے اور نہ ضروری مضامین سے ہمکو اسکی فرصت ہے شخصی بحث ہی کو ہم مدت سے چہوڑ چکے ہین یہہ جو کچہہ لکہہ رہے ہین یہہ بہی اسیوقت تک ہے کہ آپکی طرف سے ہمکو کچہہ سمجہنے سمجہانے کی توقع باقی ہے جب یہ امید قطع ہوگی تو اتنی قیل وقال بہی ہماری آپکی نہ رہیگی۔

شرط دوم یہہ کہ آپ اس اجمالی جواب کو کافی وصحیح نہ سمجہین اور اسپر بوجہ معقول نکتہ چینی کرین اور اگر اس جواب سے آپکی طمانیت خاطر ہوگی تو جواب مفصل کے کچہہ حاجت نہین اور اگر آپنے اسپر بلاوجہ نکتہ چینی کی تو بہی جواب مفصل کی ضرورت نہین۔

التماس بخدمت اڈیٹر مشیر قیصر

جناب من۔ جو آپنے اس مضمون کے اخیر مین اسکی نسبت اپنا منصفانہ حکم دیا اور ارشاد کیا ہے "امید ہے کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اب اپنا وعدہ ایک ہزار روپیہ کا پورا کرینگے کیونکہ اب تو جناب مولوی وکیل احمد صاحب نے انہین کے علماء نامی کی تصانیف سے توہین ائمہ ثابت کردی"۔ مین اسکا مطلب نہین سمجہا۔ کیسا وعدہ؟

اور کس نے کیا؟ اور کیسا ہزار روپیہ؟ جنابنے **ناحق** اور بلاوجہ مجھہ پر **یکطرفی ڈگری** **کردی**۔ میرا جواب دعوی تو سنا ہوتا۔ میری کلام کو جسمین توہین کے ثبوت پر وعدہ انعام تہا بچشم خود ملاحظہ فرماکر یہہ فیصلہ فرمایا جاتا۔ **اگر جنابنے** میرے اس اشتہار کو (جو اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ کے ٹائیٹل پیج مین چہپا ہے اس وعدہ کا متضمن سمجھہ لیا ہے تو نہایت افسوس کی بات ہے اور ججون (منصفون) سے ایسی غفلت نہایت مستبعد ہے **جناب من** اسمین تو گلابی چہ ورقہ کے مسائل ثابت کرنے پر ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ ہے اسکو توہین ائمہ کی اثبات سے کیا علاقہ؟ **مین پہلے ہی** کہہ چکا ہون اور اب پہر کہتا ہون کہ میرے دوست جو بات کہا کرین سوچ سمجھکر فرمایا کرین جو کچھہ خیال مین آوے اسکو بے تامل و تردد حوالہ قلم کر دیا کرین۔ اور نصیحت شیخ سعدی ع مزن بے تامل بگفتار دم الخ کو ہر وقت پیش نظر رکہا کرین اور نہین تو ہمارے اشاعۃ السنہ اور اپنے ہی اخبار کے اوراق کو اولٹ پلٹ کر دیکہہ لیا کرین (یا بحث مسایل مین بالکل دخل دہی چہوڑ دین جو کچہہ کسینے بہیجا اسکو بلا تائید اور تصرف چہاپ دیا بحث مسایل کے لئے معمولی ایڈیٹری اخبار کافی نہین ہے۔ اسمین بہت سا علم و فہم سوچ و تامل درکار ہے یا آپ یہہ کام کیا کرین جو کچھہ آپ مسایل کے متعلق لکہین وہ اپنے ہی شہر کے علماء کو دکہا لیا کرین۔ ہمنے جو کچہہ عرض کیا نصیحتہً کہا ہے آیندہ آپکا اختیار ہے اسکو مانین خواہ نہ مانین مگر اس شعر کیطرف توجہ کرین ع نصیحت کہ خالی بود از غرض ؛ چو داروی تلخست دفع مرض

آپکا خیرخواہ بلا غرض

۲۷ دسمبر ۱۸۸۳ع

ابوسعید محمد حسین لاہوری

نمبر ۲
جواب اعتراض تجویز مجدد

اس اعتراض کا جواب ہم تو اپنے خیال مین ایسا ادا کر چکے ہین کہ ہمین کسی اہل علم کو مجال مقال نہین ہے مگر چونکہ ہمارے دوست ایڈیٹر مشیر قیصر نہین مانتے اور بلا وجہ دیدہ دلیرا ایک

دو پرچون مین اسپر نکتہ چینی کر چکے ہین۔ اسلئے ہم اس دوست کی خاطر قلم اٹھاتے ہین خیر وہ مصرع چھیڑ خوبون سے چلی جائے اسد۔ پر عمل کرنے مین خوش ہین تو یون ہی سہی ع راضی ہین ہم اسی مین جسمین تیری رضا ہے۔ پس واضح ہو کہ اس دوست نے ہمارے مضمون "مجدد" (مندرج نمبر ۵ جلد ۶) پر دو پرچون مشیر قیصر (نمبر ۴۵ و ۴۷) مین نکتہ چینی کی ہے۔ نمبر ۴۵ مین تو اکثر طعن و استہزا ہین۔ کچھہ ہماری نسبت (کہ کہو تو ہم تمکو بھی مجدد قرار دین؟) کچھہ گروہ اہلحدیث کی نسبت (کہ اس فرقہ کا نام ہی مجدد رکھدین؟) اکثر اس گروہ کے ایک سردار بلند اقبال نواب صاحب بھوپال کی نسبت (کہ وہ ایسے ہین ایسے ہین خ نمبر مین اور ب نمبر و علی ہذا القیاس) اور دو باتین اسمین از قسم مسایل بھی ہین اول یہہ کہ مجدد علماء دین کی اصطلاح مین وہ ہے جو علم و فضل و زہد و تقوی و حب فقر و فاقہ و احیاء سنت و اماتت بدعت و بے نفسی توکل۔ خلق عبادت اعلاء کلمۃ اللہ وعظ و تصنیفات مین تمام زمانہ کے علماء سے گوی سبقت لیگیا ہو اور اس نے دین محمدی کی ایسی تجدید کی ہو کہ کسی دوسرے عالم نے باینہمہ محاسن و مکارم نہ کی ہو۔

دوم یہہ کہ جو لوگ اہل حکومت کو مجدد کہتے ہین ہم اسکو نہین مانتے ان افادات علمی کے بعد آپ فرماتے کہ ہمارا مذہب تو مجدد کے باب مین یہہ ہے جو ہمنے مختصر بیان کیا ہے اب چاہے کوئی صاحب مانین یا نہ مانین"

اور نمبر ۴۷ مین آپنے ایک نامعلوم الاسم محدث سے ایک مضمون نقل کیا ہے جسکا عنوان یہہ ہے "مجدد معنی دارد کہ در گفتن نمے آید"۔ اور اسکا حاصل یہہ ہے کہ نواب صاحب کی طریقہ محمدیہ مین ایسے پانچ مسایل (جنکا ذکر ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۸ صفحہ ۲۴۳ مین کر چکے ہین) پائے جاتے ہین کہ آجتک کسی مجدد کیا کسی مجتہد کی خواب مین بھی نہ آئے ہونگے (یعنی پھر وہ مجدد کیونکر ہو سکتے ہین؟) اسکے ذیل مین آپنے ہمپر وہ سوال (کہ ایسی حالت مین تمنے علماء بمبئی کے سوالون پر کیون برا مانا) وارد کیا ہے جس کو ہم اسی صفحہ نمبر ۸ مین نقل

کر چکے ہین ۔

طعن واستہزاؤن کے جواب مین تو ہم اَور کچھہ نہین کہتے صرف اِسی شعر کو پیشکش کرتے ہین ؎

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ٭ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

اِسکی وجہ یہہ ہے کہ ہم اڈیٹر مشیر قیصر کو دوست کہہ چکے ہین بحکم ؎ ہرچہ از دوست میرسد نیکوست جو کچھہ وہ ہمکو کہین ہمارے سر انکھون پر ہے **ہان** اپنے گروہ (اہلحدیث) اور اکابر گروہ کو بُرا کہلانے مین اور دوستون کی حق تلفی سمجھتے ہین لہذا اسکو منظور و پسند نہین کرتے **وبناءً علیہ** اپنے دوست کی خدمت مین دوستانہ عرض کرتے ہین کہ وہ آیندہ ہمکو جو چاہین سو کہین ہمارے اکابر گروہ کو نا ملایم الفاظ سے صراحتًا یا اشارۃً یاد نہ فرمائین اور خاصکر **نواب صاحب بہوپال کا تو ذکر ہی چہوڑ دین** ہم نہین چاہتے کہ ہماری آپ کی طبع آزمائی مین وہ آپکے تختہ مشق ہون ۔ **مسئلہ مجدد** مین ان کے ذکر کے سوائے بہی بحث ہو سکتی ہے اور ع چہیڑ خوبون سے چلی جائے اسد ۔ پر عمل **بدون توسیط جناب** ممدوح بہی ممکن ہے بجائے اِن کے آپ زید عمر کو مجدد فرض کرین اور جو مناقب یا مثالب ہم یا آپ اُن مین تجویز کرتے ہین وہ زید عمر مین تجویز کر کے اِسپر جتنے دنون مہینون یا سالون تک چاہین بحث کرتے چلین اِسی طرز و اصول پر ہم آپ کے اُن دو نمبرون کے جواب دیتے ہین آپ بہی اِسی طرز و اصول پر جو کہنا ہو سو کہین ۔

آپکی پہلی علمی بات (مندرجہ اخبار نمبر ۴۵) **کا جواب** یہ ہے کہ اِس کلام سے **دو امر مفہوم** ہوتے ہین **اول** یہہ کہ مجدد اُن صفات دوازدہ گانہ کا (جنکو آپنے شروط مجدد ٹھہرایا ہے) جامع ہو اگر اسمین ان صفات سے ایک بہی مفقود ہو (مثلًا وہ زاہد فقیہہ ہو مالدار ہو) یا صاحب تصنیف نہ ہو ۔ گو بقیہ صفات اسمین متحقق ہون) تو وہ مجدد

نہین ہے۔ **امر دوم** یہہ کہ وہ اِن مجموعہ صفات مین اپنے زمانہ مین اپنا نظیر نہ رکھتا ہو اگر کوئی دوسرا بہی اس کے زمانہ مین ویسا ہوا تو وہ مجدد نہ رہا۔ **اگر آپ** اس کلام سے یہی دو مفہوم (جو ہماری سمجہہ مین آئے ہین) مراد رکہتے ہین تو ہم نہین جانتے کہ علماء دین سے کون کون بزرگ اِن امور کے قایل ہین ہم بڑے ممنون ہون گے اگر آپ ہمکو ان کے نام نامی سے مطلع کرین گے۔ **جن** اقوال علماء (شیخ عبد الرؤف مناوی مصنف تیسیر شرح جامع الصغیر۔ امام ابن الاثیر جزری مصنف متن و شرح جامع الاصول مؤلف شرح شفا۔ شیخ محمد طاہر حنفی مولف مجمع البحار وغیرہ) کو ہمنے اشاعة السنہ نمبر ۵ جلد ۶ مین بصفحہ ۱۴۲ وغیرہ نقل کیا ہے۔ انہین تو صاف اور صریح طور پر یہی پایا جاتا ہے کہ بعض اوصاف مین مجدد ہوئے ہین کوئی علم مین کوئی زہد مین کوئی عدل مین وعلی ہذا القیاس اور ایک ایک زمانہ مین کئی کئی مجتہد ہو گذرے ہین۔

ہمارے دوست مکرم ان علماء کے اقوال پر اعتماد نہین رکہتے اور اپنی تحقیق کو اِن کے تحقیق سے وسیع تر سمجہتے ہین تو ہم دو ایک اور علماء متقدمین و متاخرین کے اقوال پیشکش کرتے ہین شاید ان ہی مین سے کوئی قول لایق قبول ہو۔

شیخ جلال الدین سیوطی نے اسباب مین ایک **ارجوزہ** لکہا ہے جسمین انہون نے ایک ایک صدی کے لئے ایسے مجدد قرار دئے ہین جو اِن سبہی صفات کے جامع تہے بر طبق ؎ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است۔ صرف بعض بعض صفات سے موصوف تہے

لقد اتی فی خبر مشتهر — رواه کل حافظ معتبر
بانه فی راس کل مائة — یبعث ربنا لهذه الامة
منا علیها عالم یجدد — دین الهدی لانه مجتهد
فکان عند المائة الاولی عمر — خلیفه العالم باجماع وقر
والشافعی کان عند الثانیة — لماله من العلوم الساریة

آپ فرماتے ہین حدیث مین آیا ہے کہ ہر صدی پر عالم مجدد ہونگے جو دین کی تجدید کرینگے کیونکہ وہ مجتہد ہونگے سو پہلی صدی مین عمر بن عبد العزیز ہوی دوسرے مین امام شافعی

وابن شریح ثالث الائمة والاشعری عدة من امّة
والباقلانی رابع وسهل او الاسفرائینی خلف قد حکوا
والخامس الفخر الامام الرازی والرافعی مثله یوازی
والسابع الراقی الی المراقی ابن دقیق العبد باتفاق
والثامن الحبر هو البلقینی او حافظ الامام زین الدین
وعد سبط المبلق الصوفیة لو وجدت مائة وفیة
والشرط فی ذلک ان تمضی المائة وهو علی حیاته بین الفئة
یشار بالعلم الی مقامه وینصر السنة فی کلامه
وان یکون فی حدیث قد روی من اهل بیت مصطفی وقد قوی
وکونه فردا هو المشهور قد نطق الحدیث والجمهور
وهذه تاسعة المئین قد اتت ولا یخلف بالهادی وعده
وقد رجوت انی المجدد فیها ففضل الله لیس یجحد

الخ

تیسری مین (دو شخص) ابن شریح اور اشعری چوتھی مین باقلانی یا سہل یا اسفرائنی پانچین مین فخر الدین رازی اور امام رافعی ساتوین مین امام ابن دقیق العید آٹھوین مین امام بلقینی یا حافظ زین الدین عراقی - آخر مین فرماتے ہین کہ یہہ نوین صدی ہے اسکا مجدد مین امید رکھتا ہون کہ مین خود ہون - ایسا ہی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی استاد وپیر ووالد ماجد حضرت شاہ عبد العزیز (جسکو آپ بارہوین صدی کا مجدد مانتے ہین) ایک ایک صدی مین ایسے متعدد مجدد تجویز کرتے ہین جو سبھی صفات کے جامع نہ تھے چنانچہ ازالۃ الخفاعن خلافۃ الخلفاء مین آپ فرماتے ہین -

خبر دادند از انکہ بر راس ہر مائۃ مجددے پیدا خواہد شد وہمچنان واقع شد وبر سر ہر مائۃ مجددے از سر نو احیاء دین نمود پدید آمد بر مائۃ اول عمر بن عبد العزیز جور ملوک را برانداخت ورسوم صالحہ منبیاد نہاد وبر مائۃ ثانیہ شافعی تاسیس اصول وتفریع فقہ کرد وبر مائۃ ثالثہ ابو الحسن اشعری احکام قواعد اہلسنت نمود با مبتدعان مناظرہا کرد وبر مائۃ رابعہ حاکم وبیہقی وغیر ایشان احکام علم حدیث نمودند وابو حامد وغیر ایشان تفریعات فقہیہ آوردند ودر مائۃ خامسہ غزالی

راہے جدید پیدا کرد و فقہ و تصوف و کلام را برہم آمیخت و از میان حقایق این فنون نزاع برخاست و در مآتہ سادسہ امام رازی اشاعت کلام کرد و امام نووی احکام علم فقہ و ہمچنان تا حال بر سر ہر مآتہ مجددے پیدا شدہ است"۔

اِن مجددین کو (جنکا مجدد ہونا امام سیوطی یا حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے یا اُن علماء نے جنکا ذکر اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۶ مین بیان ہو چکا ہے بیان کیا ہی) **اگر آپ** مجدد مانتے ہین تو ہم آپ ہی سے یہہ دریافت کرتے ہین کہ انکا جامع جمیع صفات ہونا آپکو کیونکر ثابت ہوا ہے اور انکا ایک وقت مین تعدد کے ساتھ پایا جانا آپ کے اصول پر کیونکر صحیح ہو سکتا ہے **بہت** نہین آپ ہمکو ایک **عمر بن عبد العزیز** (مجدد اول صدی) ہی مین یہہ سبھی **صفات** ثابت کر دکہائین اور بتائین کہ علم مین وہ اپنے معاصرین سے کیونکر بڑہکر تہے۔ اور اُنکی تصانیف سے کون کون کتاب آپنے دیکہی یا سُنی ہے؟ **اور اگر** یہہ صاحب امیر المومنین و اہل حکومت ہونے کے سبب آپکے نزدیک اس منصب کے لایق نہین تو آپ ہمکو امام **شافعی**۔ یا شیخ ابو الحسن **اشعری** یا امام فخر الدین رازی وغیرہ ہی مین ان سب صفات کا جمع ہونا ثابت کر دین **اور اگر** آپ ان مین سے کسیکو مجدد نہین مانتے تو ہم یہہ سوال آپ ہی کے مجوزہ مجددون مین سے ایک کی نسبت کرتے ہین۔ آپ ہمکو مولوی **محمد قاسم** مرحوم کی نسبت ہی یہہ بتا دین کہ وہ ان سبھی صفات خصوصًا علم و تالیف و ازالہ بدعات مین اپنے **سبھی معاصرین** سے بڑہکر تہے ہم کچہہ کہین گے تو شاید آپ فرماوین (جیسا کہ پہلی خلیفہ مامون کے حالات بیان کرنے پر آپنے فرمایا ہے) کہ متوفی رحمہم اللہ کے عیوب چُن کر پیش کرتے ہین لہذا آپ ہی سے پوچہتے ہین کہ آپ خدا کو حاضر و ناظر جانکر یہہ بیان کرین کہ کیا مولوی محمد قاسم مرحوم اپنے معاصرین و سابقین اعیان تیرہوین صدی (مولانا **محمد اسحٰق** صاحب مرحوم مولوی **احمد علی صاحب** مرحوم مولوی **محمد** لطف اللہ صاحب سلمہ اللہ مولوی **عبد الحی** صاحب سلمہ اللہ وغیرہ) سے علم مین بڑہکر تہے اور زہد

و تقوی مین حضرت مولوی **احمد سعید** صاحب مجددی مرحوم وحضرت مولوی عبد الغنی صاحب مجددی مرحوم وجناب مولوی **رشید احمد** گنگوہی سلمت اللہ تعالی اور اپنے پیر مرشد حاجی **امداد اللہ** صاحب وغیرہ اکابر سے بڑہکر تہے؟ **اور تصنیف تالیف** مین آپ اپنے معاصرین خصوصاً مولوی **عبد الحی** صاحب سے بڑہکر تہے؟ اور انکی تصانیف سے کون کون کتابین ہین جو عالم مین مشتہر ہوکر باعث ہدایت خلق و ازالہ بدعات ہوئی ہوئی ہین۔ اور خاصکر ان کے رسالہ **تحذیر الناس** نے کیسی ہدایت پہیلائی ہے۔ اسکا **جواب** ذرا اُن کے ہم مذہب بہائیون (علماء دہلی) سے پوچہکر لکہئے گا۔ ایسا نہ ہو کہ وُہی اسکو رد کردین۔ ہم نے سُنا ہے کہ وہ اس رسالہ کو ہدایت نہین سمجہتے اور اسپر اور طرحکے فتوے (جنکو ہم ذکر نہین کر سکتے) لگاتے ہین۔

اِن سوالات کا **جواب** آپ سے اپنے مفہوم کلام کے موافق نہ **بن پڑا** تو آپ اس افراط کو چہوڑ دین اور اپنے اس نرالے دعوی کو جس سے مجددین سابقین کی مجددیت کو بٹہ لگتا ہے (اس صدی کے مجددین کا تو کیا ذکر ہے) نظر ثانی کرنے کے لئے **واپس لین**۔

اور اگر آپ کلام سے وہ دو امر (جو اس سے مفہوم ہوتے ہین) سے مراد نہین رکہتے تو ہم آپ کی اس کلام کا مطلب نہین سمجہتے۔ براہ مہربانی اس سے ہمکو آگاہ کرین۔ تاکہ ہم اُسپر غور کرکے اسکا مناسب جواب دین۔

آپکی دوسری علمی بات مندرجہ اخبار نمبرہ ۴ کا **جواب** یہہ ہی کہ آپکا اہل حکومت کو مجدد نہ ماننا بہی (پہلی بات کی طرح) ایسا ہے جسکا کوئی قایل علماء اسلام سے ہمکو معلوم نہین ہوتا ہم بڑے ممنون ہون گے اگر آپ ہمکو متقدمین یا متاخرین سے کسی ایک ہی ایسے عالم کا نام بتا دین گے جو اہل حکومت کو مجدد نہ مانتا ہو فقیری و مفلسی کو شرط مجدد ٹہراتا ہو۔ **خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیز** (جو اہل حکومت تہا) بالاجماع مجدد

تسلیم کیا گیا ہی چنانچہ امام سیوطی نے اپنے اشعار رسالہ سابق الذکر مین اسی اجماع کا دعوی کیا ہی اور اکثر علماء کا اتفاق اس کے مجدد ہونے پر تو اسکا محل شک وتردد نہین ہو سکتا۔ پس اس اجماع یا اتفاق اکثر کے مقابلہ مین آپکے مجرد منع (عدم تسلیم مجددیت اہل حکومت) کو کون سنتا ہی؟ جبتک کہ آپ اس منع کی سند مین ایسے لوگون کے اقوال پیش نہ کرین جو علم نیز عدد مین وثوق مین اُن لوگون کے برابر ہون جو عمر بن عبدالعزیز کو مجدد کہتے ہین۔

ناصحانہ التماس

ان دو نو علمی باتون (یا پہلی بات) کو آپنے اصطلاح علماء مین قرار دیا ہی پھر اخیر کلام مین فرمایا ہے کہ "ہمارا تو مجدد کے باب مین یہہ مذہب ہی جو ہمنے بیان کیا کوئی صاحب اسکو مانین خواہ نہ مانین"۔ اور ان دعاوی پر کسی کتاب یا قول صاحب مذہب کا حوالہ نہین دیا۔ یہہ چال علماء بمبئی نے مولانا و شیخنا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے خطاب مین اختیار کی تہی تو آپنے انکو جن الفاظ سے یاد کیا ہی آپکو معلوم ہی۔ زمرہ اہلحدیث سے کوئی یہہ چال چلے (کسی مسئلہ مین کتاب یا قول صاحب مذہب کا حوالہ نہ دین) تو اُسکو لامذہب و غیر مقلد کا خطاب ملے۔

اب آپکو اس خود رائی و خود اجتہادی پر (کہ ایک جماعت علماء کی مدلل قرار داد کو نہ مانا اور ان سب کے مقابلہ مین اپنی طرف سے مجدد کے ایک معنی تراش کر کے اُسکو علماء کی اصطلاح اور اپنا مذہب قرار دیا پھر اسپر نہ کسی کتاب کا حوالہ دیا اور نہ کسی عالم بانئی مذہب یا اُن کے مقلد کا قول نقل کیا) ہم تو آپ کو کچھ نہین کہتے کیونکہ دوست مان چکے ہین آپکے مذہبی بہائی آپکو کیا کہین گے؟ لہذا ناصحانہ التماس ہے کہ آیندہ جب کسی علمی بات یا مسئلہ کا دعوی کرین اسپر کتاب و اقوال علماء کا ضرور حوالہ دین یا اورون کو بہی اجازت دین کہ جو جی مین آوے کہدیا کرین تاکہ آپ پر اعتراض کرنیوالا کوئی نہ رہے۔

نکتہ چینی مندرجہ اخبار نمبر ۴۷ کا جواب یہ ہی کہ یہہ پانچ مسایل جنپر آپ کو اور آپ کے محدث علوم الاسم کو تعجب ہوا ہی وہ مسایل ہین کہ بعض اُن مسایل اور اس قسم کے اور مسائل کے آیمہ مجتہدین مسلم الاجتہاد آئمہ مذہب حنفی - و امام شافعی وغیرہ بہی قایل ہین - چنانچہ آپکے حریف مصنفین رسایل اربعہ بجواب گلابی چو ورقہ اس قسم کے بہت مسایل بیان کرتے ہین اور وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۹ مین بصفحہ (۲۲۵) وغیرہ منقول ہو چکے ہین -

اِس **قسم کے چند** مسایل ہم بھی اِس مقام مین بیان کرتے ہین مگر ابھی اِن مسایل کے قائل آیمہ مجتہدین کا نام نہین لیتے تاکہ ہم بھی گلابی چو ورقہ کے مولفین اور اِنکے حریفون اور مقابلین کے عداد مین شمار نہ کئے جاوین - جب ہماری معترض اِن مسایل سے مجتہدین کے قایل ہونسے انکار کرینگے تب ہم اِن کے نام بتادینگے وہ امر طعن متصور ہوگا تو ان لوگون کا فعل ہوگا جنہون نے ہمکو نام بتانے پر مجبور کیا - بخدا ہم پسند نہین کرتے کہ ایسی باتین اکابر کی نسبت شہرت پائین اور انکے سبب مخالفین اسلام اسلام کو ہنسی مین اڑائین وہ مسایل یہہ ہین -

(۱) کتے یا بہیڑیے یا گیدڑ کا حلال ہونا (۲) کُتّے کے گوشت و چمڑے کو ذبح کرکے پاک بنا لینا (۳) شراب اتفاقی حرام کا دوا کے لئے پی لینا (۴) شراب جو بہت پینے سے نشہ دے تہوڑی سی بہ نیت تقویت پی لینا (۵) شراب کو سرکہ بنا لینا (۶) اجرت زنا کا (جو اجارہ مقرر کرکے لیجاوے) حلال ہونا (۷) قیمت شراب یا خنزیر سے جو کافر کے ملک ہو جاوے مسلمان کو نفع اُٹھانا (۸) زکوۃ سے بہاگنے کی نیت سے مال اپنا بیوی کی ملک کر دینا اور جب بیوی کی ملک مین مدت وجوب ادائی گزرنے لگے تو اپنی ملک کر لینا (۹) باپ کی موطوءہ لونڈی کو بیٹے پر حلال کر دینا اس حیلہ سے کہ لونڈی کے بیان کا اعتبار نہین (۱۰) لونڈی زرخرید کی استبرا† (عدت)

---

† ایک حیض سے رحم کی برأت بیگانہ نطفہ سے دیکہنا -

کو ہبہ کے حیلہ سے ساقط کرنا (۱۱) روزہ ستہ شوال کو جو شہرہ افاق ہین مکروہ اور اہل جفا وجہالت کا کام کہنا (۱۲) گیہون اور جو کو ایک جنس قرار دیکر اسکی بیع مین کمی بیشی کو جایز رکہنا (۱۳) کسُم کا رنگا ہوا کپڑا مرد کے لئے حلال کرنا (۱۴) استسقا کی نماز سے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے انکار کرنا (۱۵) سجدہ شکر کو جو حدیثون مین بکثرت وارد ہے مکروہ کہنا۔ وعلی ہذا القیاس

اور جب اِس قسم کے مسایل سے ائمہ مجتہدین کے اجتہاد کو بٹہ نہ لگا۔ تو ان سے کسی مجدد (زید یا عمر) کے مجدد ہونیکو اگر اِس سے دین کی تجدید ہوئی ہو کیونکر بٹہ لگ سکتا ہے۔؟

مین پہلے بہی نمبرہ مین کہہ چکا ہون اور اب پہر کہتا ہون کہ مجدد معصوم نہین ہوتا اور بجز حضرات شیعہ (جو امامت کے لئے عصمت کو شرط ٹہراتے ہین) کوئی عصمت کو شرط تجدید نہین ٹہرا سکتا۔ جس شخص (زید یا عمر) نے دنیا کو علوم قرآن وحدیث سے بہر دیا ہو اور سینکڑون بدعتون اور رسوم بد کو اپنی جائے تسلّط سے موقوف کیا ہو اِس سے اگر دو چار دس بیس خطا یا گناہ بہی سرزد ہون تو اسکا بنظر اُن ہزارون حسنات واوصاف مجددیت کی مجدد ہونا اِن دو چار خطاؤن یا گناہون سے باطل نہین ہوتا ایسے شخص کے مجدد ہونیکا ابطال ہے کسیکو مطلوب ہو تو اسکی صفات کمال کے تحقق ووجود مین بحث کرے مثلاً یون کہے کہ اِس نے کوئی کتاب تالیف نہین کی یا وہ دین کی کتاب نہین ہے یا اُس نے کوئی بدعت ورسم بد دور نہین کی۔ جن رسوم کو اوس نے اُٹہایا وہ اچہی رسمین تہین وعلی ہذا القیاس (اس نفی وانکار کو کوئی مانے خواہ نہ مانے) اِس کے مجدد ہونیکے ابطال کے لئے ایسے اصول وقواعد وضع نہ کرے جس سے تمام جہان کے اگلے پہلے مجددون کا مجدد ہونا باطل ہو جاوے۔

اس نکتہ چینی کے ضمن مین جو ہمارے دوست نے **ہمپر اعتراض** کیا ہے اسکا **جواب**

ہم نمبر ۸ مین بصفحہ ۲۴۳ یہ دیکھچکے ہین کہ اِن مسائل کو سوالات علماء بمبی سے کچہہ تعلق نہین ہے وہ اور سوالات ہین یہہ اور مسایل ہین“ پس ان مسایل کے رسالہ طریقہ محمدیہ مین پایا جانے اور سوالات علماء بمبی پر ہماری بُرا ماننے پر آپ کو کیون تعجب ہُوا۔

ہمارے دوست ذرا سوچ سمجھکر بات کہا کرین۔ بے سوچے جو مونہہ مین آوے نہ کہدیا کرین اور شیخ سعدی کی اس نصیحت پر کاربند رہین ؎

مزن بے تامل بگفتار دم   نکو گو اگر دیر گوئی چہ غم الخ

نمبر ۳

سوالات علماء بمبئی کے جواب سے گریز کرنیکی طعن کا جواب

اس طعن کا جواب بہی ہم تو اپنی طرف سے ادا کرچکے ہین اور ہماری دوست مشیر قیصری بہی اسکو مان چکے ہین اور سوالات علماء بمبی کو سفاہت اور بیہودگی قرار دے چکے ہین چنانچہ نمبر ۹ مین بصفحہ ۲۴۲ انکے اصل کلمات طیبات منقول ہوچکے ہین۔ مگر ان دنون آپکو پہر ایک خیرخواہ اسلام طالب وفاق و اتفاق اہل اسلام (مولوی **وکیل احمد** صاحب سکندرپوری جن کے اوصاف و محامد سے ہم بجز ان ہی الفاظ کے اور علم نہین رکہتے) آ اُسکایا اور اس طعن کے تجدید کے لئے آمادہ کردیا۔ آپنے مولوی صاحب موصوف کا ایک مضمون ہمارے مضمون ترقی معکوس (جسمین سوالات علماء بمبئی کا جواب تہا) کے مقابلہ مین اپنے اخبار نمبر ۱۵ جلد ۱۸۔ مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ء مین چہپادیا ہے۔ جسکا محصل یہہ ہے کہ عُلماء بمبئی نے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مُحدّث دہلوی کے سامنے جو سوالات پیش کئے تہے اُن سب کا پتہ و حوالہ کتب اہلحدیث مین موجود ہے مولانا ممدوح میدان مناظرہ مین ثابت قدم رہتے تو وہ سبہی حوالہ و پتے بتادیتے۔ (۲) اب بہی حوصلہ ہے تو آپ (خاکسار کو فرماتے ہین) آئے (۳) مولانا ممدوح اب بہی تقریری اور شفاہی نہین تو تحریری جواب اُن مسایل کا دین (۴) مسلمانون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ترقی معکوس پر پہنچایا اور مسلمانون کا کافر بنانا اہلحدیث کا کام ہی ہے اسکا الزام حنفیہ پر کیون لگایا جاتا ہے ۔؟

اسکا جواب خاکسار نے اپنے اسی دوست اڈیٹر شیر قیصر کے نامی خط مین ادا کیا ہے اور وہ خط اسی اخبار مین درج ہونیکے لئے مدت سے مطبع شیر قیصر مین بہیجا ہوا ہے دیکہئے میرے مکرم دوست اس خط کو اپنے اخبار مین چہاپتے ہین اور اپنے فرض کو ادا کرتے ہین یا نہین۔ اس مقام مین ہم اُس خط کی نقل کرتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے معزز کرمفرمائے مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار شیر قیصر۔

سلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپکے اخبار نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ء مین ایک تحریر مولوی وکیل احمد صاحب سکندر پوری کی میرے دیکہنے مین آئی۔ مین اسکے اکثر مطالب کو نفس الامر اور واقعات کے مطابق نہین پاتا۔ اسلئے مناسب سمجہتا ہون کہ اُن کے مطالب کی نسبت اپنی خیالات کو ظاہر کرون اور آپ کے اخبار گہربار کو اُن کے اظہار اشتہار کا ذریعہ بناؤن —

(۱) **اسمین** حضرت شیخنا و مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی (متع اللہ المسلمین بطول حیوتہم) کا بمبئی مین وارد ہونا اور علماء بمبئی کا چند سوالات لیکر آپ سے مناظرہ کرنیکو مستعد ہونا اور اسکارروائی پر خاکسار کا معترض ہونا ذکر کرکے **فرمایا** ہے کہ "شاگردی کا حق تب ادا ہوتا جبکہ مولوی صاحب (خاکسار کو مراد رکہتے ہین) بمبئی تشریف لیجاتے اور اہل بن مبارزہ فرماتے اب بہی حوصلہ ہو تو تشریف لائین"۔

خاکسار ملتمس ہے کہ مین آجکل کے اکثر تقریری مناظرات کو (جنمین مناظرہ علماء بمبئی بہی داخل ہے) مجادلات سمجہتا ہون اور انمین نہ صرف آپنے یا اپنے شیخ مسند الوقت کے شمولیت کو بلکہ جلسہ اخوان مسلمین معرضین عن اللغو کے اقدام شمول کو خبث عظیم خیال کرتا ہون